

کیا شاہ ولی اللہ

دیوبندی تھے؟

مصنف

فیض ملت، آفتاب الہست، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

با اہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی) فون موبائل: 0303-4333547

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

(الضیاء والیل) عبید بن ربیعہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مصنف

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

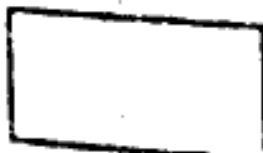
با اہتمام

حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر

عطاری پبلشرز مدینۃ المرشد (کراچی)

فون موبائل 0303-4333547



کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	4
۲	عرس شریف	9
۳	حضور ﷺ مختار کل ہیں	12
۴	علم غیب	14
۵	تصرفات اولیاء اکرام	16
۶	مزارات سے استمداد اور ان کے فیوض و برکات اور زیارات	21
۷	علم غیب اور حاضر و ناظر و حیات الانبیاء علیہم السلام	27
۸	توجہ سرور عالم ﷺ	30
۹	طہاء و ماویٰ رسول اللہ ﷺ	36
۱۰	علم غیب برائے ولی اللہ	37
۱۱	محفل میلاد شریف اور اس کی برکتیں	38
۱۲	رسول اکرم ﷺ کا سایہ نہ تھا	39
۱۳	ختم خواجگان	43
۱۴	جھاڑ پھونک اور دم دُرود	47
۱۵	نبی نافع ﷺ	55
۱۶	وصیت شاہ ولی اللہ	57
۱۷	شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ	57
۱۸	وحدة الوجود	59
۱۹	جعلی عبارات کا تجزیہ	62
۲۰	آخری گزارش	64

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

نام کتاب: کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مصنف: فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ منشی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

با اہتمام: حضرت علامہ مولانا حمزہ علی قادری

ناشر: عطاری پبلشرز، مدینۃ النمرشد (کراچی)

اشاعت: محرم الحرام 1422ھ، اپریل 2001ء

صفحات: 64

قیمت: 28

کمپوزنگ و ٹائپل ڈیزائننگ

(الربحاء گرافکس (4920983)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد فقیر نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کے مسلک پر مستقل تصنیف
”انہ حقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی“ لکھی یہاں پر چند حوالہ جات سپرد
قلم کرتا ہوں۔ جن میں واضح ہوگا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا مسلک و مذہب وہی
ہے جس کے ترجمان امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ ہیں اسی لئے اس رسالہ کا نام
رکھا ہے۔ ”عنايۃ اللہ فی عقائد شاہ ولی اللہ“ عرف عقائد شاہ ولی اللہ
۔ و ماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی حبیبہ الکریم

۱۱ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ / دسمبر ۱۹۸۹ء بہاولپور پاکستان

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

مقدمہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و مسائل وہی تھے جس کی
ترجمانی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی لیکن افسوس کہ دور حاضرہ
میں عوام کے اذہان میں تو یہ گمان تھا کہ شاہ ولی اللہ وہابی تھے لیکن اب بعض علماء اہلسنت
بھی اپنی تصنیفوں میں لکھنے شروع ہو گئے کہ وہ وہابی تھے اسکی اصل وجہ اہلسنت کی
طرف سے عدم توجہی اور وہابیوں نے ”مستوط دہلی سے پہلے“ اپنے مقصد کے لئے کام
شروع کر دیا تھا (مقدمہ القول الجلی صفحہ ۳) آپ کی وہ تصانیف جو عقائد و مسائل پر لکھی
گئیں گم کر دینا۔ انکی تصانیف میں تحریفات اور انکے نام جعلی کتب شائع کرنا پھر عوام کو
انہی کے حوالے دکھانا یہ تمام کاروائی انکی زوروں پر رہی اور زوروں پر ہے۔

پردہ چاک : وہابیوں کی اس خفیہ کاروائی کا سب سے پہلے دیوبندیوں نے
پردہ چاک کیا لیکن انہوں نے اس پردہ چاک کرنے کے باوجود شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

علیہ کو اپنا بہنو اثابت کرنا شروع کر دیا بلکہ اس پر مستقل طور مختلف عنوان سے شعبے قائم
کر دیئے بھرپور طریقے سے وہابی، دیوبندی نے شاہ ولی اللہ کو اپنا بہنو ایسا ثابت
کر کے دکھلایا کہ گویا شاہ ولی اللہ انکے بہنو اور اہلسنت کے مسلک کے خلاف تھے
(معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ نے فقیر کو توفیق بخشی کہ سب سے پہلے شاہ ولی اللہ کے نام سے
ایک رسالہ لکھا ”التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی“ اس کے بعد حضرت شہاب دہلوی مرحوم
نے ”الہام“ میں تائیدی مضمون لکھا تو انہیں بعض اہلسنت کی طرف سے دھمکی آمیز
خطوط ملے پھر انہوں نے ”الہام“ میں شاہ ولی اللہ نمبر شائع کیا۔ اس میں تحریرات اکابر
اہلسنت امام احمد رضا بریلوی سمیت درج فرمائیں۔ اس سے معمولی سا اتنا فائدہ ہوا کہ
وہ سنی حضرات جو شاہ ولی اللہ محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو وہابی سمجھتے تھے وہ اس غلط فہمی
سے محفوظ ہو گئے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جس طرح امام احمد رضا محدث
بریلوی قدس سرہ کی تصانیف میں جا بجا کام ہو رہا ہے امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر
اس سے بڑھ کر کام ہونا چاہیے تاکہ ایک طرف وہابیوں، دیوبندیوں کی خیانتوں کا پردہ
چاک ہوگا اور دوسری طرف اہلسنت کے عقائد و مسائل کو تقویت ملے گی۔

فقیر نے اپنی استطاعت پر ”التحقیق الجلی“ کی دوسری اشاعت میں شاہ ولی اللہ
کے مفصل حالات اور غیر مقلدین و دیوبندیوں کی خیانتیں اور انکے شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی کو اپنے بہنو بنانے کے اسباب اور انکے دلائل اور پھر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
کے متعلق اسلاف کی تصریحات جمع کر لی ہیں خدا کرے کوئی ادارہ اسکی اشاعت
فرمائے۔

اس رسالہ میں چند نمونے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے عقائد و مسائل کے انکی
تصانیف سے لکھ کر اس رسالہ کو عوام اہلسنت کو ہدیہ پیش کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ فقیر اور
ناشر کے لئے توشہ راہ آخرت اور ناظرین کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے (آمین)
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاولپور، پاکستان

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

جواب: یاد رہے کہ اس رسالہ میں عقائد سے میری ہر ادور حاضرہ کے وہ عقائد و مسائل ہیں جو دور حاضرہ میں فتوائے شرک اور بدعت کی زد میں ہیں۔ اور عوام میں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ان عقائد و مسائل کے مؤجد امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس سلسلہ میں ثابت ہوگا کہ یہی عقائد و مسائل چودہ سو سال سے چلے آ رہے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے تمام اہل حق کے یہی عقائد و مسائل ہیں۔ ایک واقعہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنکے عقائد و مسائل میں سے جسے ترجمان امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سری مریدی: بزرگان دین کے سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ (اور یہ) میں سے کسی سلسلہ سے منسلک ہونا بریلوی مسلک کا طرہ امتیاز ہے۔ یہی طریقہ شاہ ولی اللہ اور انکے تمام خاندان میں مروج تھا چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

ضرورت مرشد: حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ”شیخ ابو علی وفاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اُگتا ہے۔ اس کا ثمر نہیں ہوتا اور جو اس میں ثمر لگا بھی تو اس میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے اس پر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری تو والد و تاسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اس طرح والد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے۔ (رسالہ مکیہ میں لکھا ہے۔ من لاشیخ لذل الشیطان شیخہ، یعنی جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان پیر ہے۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم صفحہ ۳۳)

شاہ ولی اللہ صاحب کی بیعت اور خرقہ

خلافت: حضرت ساد صاحب رقمطراز ہیں کہ ”اس فقیر (شاہ ولی اللہ) کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض، توجہ و تلقین علم باطن میں آنحضرت ﷺ سے ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور وہ برد آنحضرت ﷺ کے بیٹھا ہے۔ آنحضرت

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

ﷺ نے مسکراتے ہوئے ہر مبارک گریبان مراقبہ سے اٹھایا اور آپ نے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا بیعت اور مصافحہ کا یہ فقیر اٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ آنحضرت ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی..... اور ظاہر میں بھی اس فقیر (شاہ ولی اللہ) بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور تلقین اشغال کے سب امور یا ان میں سے بعض امور اور سب خانوادوں (قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، گبرویہ، شطاریہ، شاذلیہ، عیدروسیہ) طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر مشہور ہیں یا ان میں سے اکثر سے ربط حاصل ہے۔“ (انتباہ مترجم صفحہ ۹۲۵)

”فقیر شاہ ولی اللہ، ایک مدت حضرت والد بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور بیعت کی ہے۔“ (انتباہ مترجم صفحہ ۱۰)

شاہ ولی اللہ صاحب کے والد صاحب کی بیعت: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق آپ کے والد شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں۔ شیخ عبدالعزیز قدس سرہ کو میں (شاہ عبدالرحیم) نے خواب میں دیکھا۔ فرمایا بیٹا کسی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا۔ یہاں تک کہ حضرت خواجہ تمہیں قبول (نہ) فرمائیں پھر تمہیں اختیار ہے میں (شاہ عبدالرحیم) نے..... خواجہ خرد (فرزند حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہم) سے تعبیر پوچھی..... فرمایا..... تمہیں خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات سے بیعت میسر آئے گی۔ (شاہ عبدالرحیم) فرماتے تھے کہ اس کے بعد اس حقیقت کا منتظر تھا۔ اور درود شریف پڑھنے میں بہت زیادہ مصروف رہتا تھا ایک رات میں درود شریف پڑھ رہا تھا کہ چاند کے نور کی مانند ایک نور ظاہر ہوا..... مجھے آنحضرت ﷺ کی حضوری حاصل ہوئی اور آپ نے میری بیعت قبول فرمائی اور مجھے نئی اثبات کی تلقین فرمائی، اس کے بعد افاقہ ہو گیا۔ چند دنوں کے بعد میں نے خواجہ خرد کی خدمت میں عرض کیا جو مقصد حاصل ہو گیا۔ اب میری اصلاح ہو

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

میں نے فرمایا ظاہر میں کسی سے بیعت ہونا چاہیے۔ اور (ان کی ہدایت کے مطابق) شیخ آدم بخاری کے خانقاہ میں سے سید عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یاد جو دیکھ ان پر علیحدگی اور تنہائی کا غلبہ تھا۔ پہلی ملاقات میں ہی انھوں نے بیعت قبول فرمائی (انفاس العارفین اردو صفحہ ۲۳، ۲۴)

شاہ صاحب نے تجزیہ فرمایا، واضح ہو کہ حضرت والد ماجد (شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ) نے میوگورا علی کے ساتھ بہت صحبت رکھی ہے۔ اور ان سے کلام اور خرقہ حاصل کیا ہے (انفاس العارفین اردو صفحہ ۴۹)

ایک صورت کنی بیعت: (شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ فرماتے تھے۔) کہ ایک مرتبہ پہلے (شاہ ولی اللہ کے خیال) میں تھا۔ مجھے ایک درجہ دکھایا گیا کہ یہ مقام اس شخص کا ہے۔ جو آج تمہاری بیعت کرتے گا۔ اس دن ایک عورت بیعت کے لئے تیار ہوئی اور شیرینی وغیرہ بھی جیسا کہ دستور ہے مہیا کر لی۔ مجھے حیرت ہوئی کہ یہ عورت اس درجہ کے لائق نہیں زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔ کہ اسے عورتوں کا عارضہ ہو گیا۔ اور یہ دولت حاصل نہ کر سکی۔ ایک دوسری صالحہ عورت نے وہ تمام چیزیں اس سے خرید لیں اور بیعت کی۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۰)

تصور شیخ: حضرت شاہ صاحب پھر فرماتے ہیں کہ ”تصور باندھ اپنے شیخ (مرشد) کا اپنے خیال میں جو تیر امر بنی (تر بیت فرمانے والا) ہے کیونکہ امید ہے اس کی برکت سے پریشانی جاتی رہے اور سکون حاصل ہو“

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم صفحہ ۴۷)

مراقبہ: آگے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں کہ ”اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اس کے بعد ذکر کرے ”الرفیق ثم الطريق“۔ انہی کے حق میں ہے اور فنی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ حضرت سلطان الموحدين و برہان العاشقین، حجة المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ ظاہر دیکھی جاتی ہے۔ مشاہدہ حق سبحانہ، تعالیٰ کا ہے آب و گل نے پردے میں۔ اور جو صورت مرشد کی خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے بے پردہ آب و گل کے۔ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ الرحمن ومن رانی فقد رانی الحق، اس کے حق میں درست ہوا ہے۔

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم صفحہ ۹۲-۹۳)

راہ طریقت میں اولیاء کا ادب: حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”اولیاء کا ادب یہ ہے کہ ان کی مجلس میں اپنے خیالات کی حفاظت کرے، ان کے حضور میں بلند آواز سے نہ بولے۔ ان کے حضور نماز نوافل نہ پڑھے ہاں، ان کے ساتھ اگر پڑھے تو بہت اچھا ہے۔ ان کے کلام کے درمیان بول نہ اٹھے بلکہ جب تک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے اور جس کو وہ مکروہ جانیں اسے آپ بھی مکروہ سمجھے اور ان کے گھر میں ان کے اسباب اور خرچ اخراجات کی طرف نظر نہ کرے اور دل میں وسوسہ نہ لائے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم صفحہ ۵۸)

اولیاء کا فیض: اسی کے متصل فرمایا کہ شیخ کی خدمت میں جا کر فیض حاصل کر اور اعتقاد رکھے کہ مرشد مولیٰ تک پہنچا دیگا۔ مرید مرشد کے سوا کسی سے تعلق نہ جوڑے کیونکہ یہ موجب پریشانی ہوگا اور جو مرشد سے طبیعت کو مکروہ محسوس ہو اس سے الگ رہے اس سے بے ادبی اور رکاوٹ کا سبب ہے اور بے ادبی کے سبب سے فیض سے محروم رہیگا (انتباہ صفحہ ۸۵)

اہلسنت کے ہاں اعراس بکثرت ہوتے ہیں اس بارے میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

(عرس شریف)

(۱) حضرت والد ماجد (جناب شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) ”پہلے“ میں تھے (اور)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

”عرس کا دن“ تھا۔ ایک بزرگ تشریف لائے تو انہوں نے نغمہ (ترنم کے ساتھ اشعار کا پڑھنا) شروع کر دیا۔ (انفاس العارفین صفحہ ۸۳)

(فائدہ) پہلے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ننھیالی قصبے کا نام ہے اس جگہ اپنے مشہور دونوں کے ساتھ عرس ہوا کرتا تھا تو وہیں ایک عرس میں شاہ عبدالرحیم خود موجود تھے جس کا ذکر اوپر ہوا۔

۲) شاہ عبدالرحیم، فرماتے تھے، میں خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مزار کی زیارت کرنے لئے گیا۔ ان کی روح ظاہر ہوئی..... پھر (انہوں نے مجھ سے استفسار فرمایا۔

تم شعر کے متعلق کیا کہتے ہو؟

میں نے جواب دیا۔ کلام حسنہ حسن قبیحہ قبیح (وہ ایک کلام ہے اس میں سے جو اچھا ہے اچھا ہے اور جو بُرا ہے بُرا ہے)

فرمایا بارک اللہ پھر آپ نے پوچھا خوبصورت آواز کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا۔ ذالک فضل اللہ یؤتہ من یشاء یہ خدا کی مہربانی ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے (انفاس العارفین صفحہ ۷۸)

فائدہ: عرس اور اس میں نعت و منقبت وغیرہ پر مشتمل اشعار کو خوبصورت آواز کے ساتھ سننے سنانے کا جواز خود شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرما دیا ہے۔

مزید فرمایا بارک اللہ۔ جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا نور علی نور ینہدی اللہ لنورہ من یشاء۔

فرمایا بارک اللہ جو کچھ ہم کرتے تھے وہ اس سے پہلے نہیں تھا۔ تم بھی کبھی کبھار دو بیت (شعر) سن لیا کرو۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۸، ۷۹)

۳) والد صاحب (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ خواجہ خرد کبھی کبھار خواجہ محمد باقی باللہ کا عرس کرتے تھے۔ حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ میں نے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

کئی بار دیکھا ہے کہ کوئی شخص ان کے پاس آ کر کہتا ہے کہ (انگڑے انتظام کے لئے) چاول میرے ذمہ۔

دوسرا آ کر کہتا ہے۔

گوشت میرے ذمہ۔ (یونہی) تیسرا آ کر کہتا ہے۔

اس طرح دوسرے انتظامات بھی ہو جاتے۔ خواجہ خرد اس (عرس کے انتظامات) میں خود کوئی تکلیف نہیں کرتے تھے (انفاس العارفین صفحہ ۴۳)

فائدہ: جناب خواجہ خرد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مرشد زادے یعنی حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کی وفات کے وقت یہ کمسن تھے۔ اس کے بعد جب خواجہ خرد سن ہو گئے تو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور وہاں مدت تک رہے۔ ان سے طریق سلوک حاصل کیا اور اجازت بیعت پائی (مختصر)

(انفاس العارفین اردو صفحہ ۳۶-۳۳)

غور فرمائیے عرس اور اس کے انتظامات میں عقیدت مندوں کی خصوصی دلچسپی بیان کر کے شاہ صاحب ملت اسلامیہ کو اس نیک کام میں گویا تعاون کی رغبت دلایا رہے ہیں۔

۴: حضرت والد ماجد (شاہ عبدالرحیم) فرماتے تھے۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو خواجہ بیرنگ کا خلیفہ تھا۔ نورانی چہرے والا انتہائی جلیل القدر بزرگ تھا۔ شیخی کے نام سے مشہور عرس مناتا تھا۔ اس وقت میری عمر چھ سات سال تھی اور میں عرس میں حاضر ہوتا تھا راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے، اس بزرگ کا نام شیخ نعمت اللہ تھا۔ چونکہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری کی اولاد سے تھا۔ اسے شیخی کہتے تھے۔ خواجہ بیرنگ کی صحبت میں حاضر ہوا اور بے انتہا لطف و کرم کا مورد بنا۔ ۱۰۶ھ میں فوت ہوا۔

فائدہ: معلوم ہوا عرس مبارک کے تمام انتظامات عقیدت مندوں کے ان

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مذرا نول سے پورے ہو جایا کرتے تھے۔ جو حضرت خواجہ خرد قبول فرمایا کرتے تھے۔ عرس منعقد کرنے والے حضرت خواجہ خرد ہیں۔ راوی کا نام حضرت شاہ عبدالرحیم ہے اور اُمید کی رہنمائی کے لئے اس عودایت کو کتاب کی زینت بنانے والے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ان بزرگوں کے اسمائے گرامی اگر اچھی طرح ذہن نشین کر لئے جائیں تو اُمید ہے کہ ”مکرین عرس“ کے مکرو فریب سے بچنے میں ضرور مدد دیں گے۔ (ان شاء اللہ)

فائدہ: عرس منانے والے حضرات کے ساتھ جناب شاہ ولی اللہ کی عقیدت و محبت ملاحظہ فرمائیں۔ جناب شیخ نعمت اللہ کو ”انتہائی جلیل القدر بزرگ“ لکھا ہے۔ شاہ صاحب ایسے بزرگوں کا احترام فرماتے ہیں اور انہیں القاب و آداب کے ساتھ یاد کرتے ہیں، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ عرس کا انعقاد شاہ صاحب کے نزدیک بہت بڑی نیکی ہے۔

شاہ ولی اللہ: خواجہ شیخ کے ذکر کے بعد حضرت (شاہ عبدالرحیم) نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ خوش طبعی سے فرمایا۔ خواجہ شیخ دلائی مرد تھے۔ پگڑی سر پر باندھتے اور کشادہ جبہ پہنتے تھے۔ (لیکن) عرس کے تبرک کی رونیاں بہت چھوٹی ہوتی تھیں۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۵۶-۵۷)

فائدہ: عرس شریف کے لشکر کو حضرت شاہ صاحب نے ”تبرک“ فرمایا ہے ”تبرک“ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں برکت ہونے کا اعتقاد ہو۔ گویا شاہ صاحب لشکر میں برکت ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ جناب شاہ صاحب کا یہ نظریہ تبرک مخالفین عرس کی طرف سے شرک و بدعت کے الزام کی جڑیں کاٹ دیتا ہے۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) مختار کل ہیں

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ: حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

صاحب نقل فرماتے ہیں کہ ان کے والد گرامی جناب شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے ماہ رمضان میں ایک دن میں نے سخت مشقت کی جس کی وجہ سے مجھ پر سخت کمزوری طاری ہو گئی قریب تھا کہ میں اس کمزوری کی بناء پر افطار کر دیتا اور فضیلتِ صوم کے فوت ہونے کا مجھے بہت غم ہوتا۔ ان غم میں مجھے اچھا لگتی۔ میں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھا آپ نے بہت لذیذ اور خوشبودار کھانا جسے ہندی میں زردہ پلاؤ کہتے ہیں۔ عنایت فرمایا۔ میں نے سیر ہو کر کھایا پھر بہت ہی لطیف ٹھنڈا پانی عنایت فرمایا میں نے سیر ہو کر پیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا بھوک اور پیاس تمام زائل ہو چکی تھی اور سیر شکم کا صل ہو گئی تھی میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو باقی تھی۔ بعض عقیدت مندوں نے اسے احتیاط سے دھو کر رکھ لیا اور برکت اور تبرک کے طور پر اس سے روزہ افطار کیا۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۱)

ایضاً: (جناب شاہ عبدالرحیم ہی) فرماتے تھے کہ میں نے حضرت سید الرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھا آپ میری طرف متوجہ ہوئے آپ کی توجہ گرامی کی برکت سے میں مقاماتِ اولیاء کو عبور کرتا تھا اور انہیں اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ میں اس مقام تک پہنچ گیا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ کوئی ولی اس جگہ سے نہیں گذر سکتا۔ میں نے عرض کی فقیر کا اعتقاد یہ ہے کہ ہر وہ ناممکن بات جس کی طرف حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) متوجہ ہوں ممکن ہو جاتی ہے۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۳)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ: امام بریلوی قدس سرہ کی تصانیف شاہد ہیں کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) مختار کل للکل ہیں اور شاہ صاحب کے نزدیک بھی حضور نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک توجہ سے ہر ناممکن بات کو ممکن بنادینے کا تصرف و اختیار رکھتے ہیں۔ گویا یہ عقیدہ ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اسے شرک قرار دینے والے محض بے راہ روی کا شکار ہیں۔ اس بارے میں فقیر کی تصنیف ”اختیار الکل لمختار الکل“ پڑھئے۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

علم غیب

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ: حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں ایک شخص کے عید کے روز میں مجھے تردد تھا۔ آنحضرت (ﷺ) کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ بڑی مہربانیاں فرمائیں اور فرمایا پلنگ مجھے نیچے دیکھو میں نے دیکھا کہ وہ شخص نیچے سویا ہوا ہے (میرا تردد دور کرنے کے لئے) فرمایا اگر وہ سیادت کی قرابت نہ رکھتا تو اس جگہ نہ ہوتا۔

(انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۶)

ایضاً: حضرت والد (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ایک مرتبہ مجھے بخار آ گیا اور اس بیماری نے طول پکڑا اور زندگی سے ناامید ہو گیا مجھے اگلے آگنی اس غنودگی میں حضرت شیخ عبدالعزیز ظاہر ہوئے فرماتے تھے بیٹا! حضرت پیغمبر (ﷺ) تمہاری عیادت کے لئے تشریف لا رہے ہیں، اور ممکن ہے کہ آپ اسی طرف سے تشریف لائیں اور تمہارے پاؤں اس طرف ہیں، تیری چار پائی کو اس طرح رکھنا چاہیے کہ تیرے پاؤں اس طرف نہ ہوں مجھے افاقہ ہوا۔ بات کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی۔ میں نے حاضرین کو اشارہ کیا۔ انہوں نے میری چار پائی اس طرف پھیر دی۔ اسی وقت آنحضرت (ﷺ) تشریف لے آئے اور فرمایا ”کیف حالک یا بنی“ بیٹا تیرا کیا حال ہے۔ ان الفاظ کی حلاوت مجھ پر غالب آ گئی۔ عجیب وجد اور آدہ بکا کا مجھ سے ظہور ہوا۔ حضور (ﷺ) نے مجھے اس طرح گود میں لے لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی۔ آپ کی قمیض مبارک آنسو سے تر ہو گئی۔ آہستہ آہستہ اس وجد کو سکون آ گیا۔

پھر میرے دل میں گمان گزرا کہ ایک عرصہ سے مجھے موئے مبارک کی آرزو ہے کس قدر عظیم کرم ہو اگر اس قسم کی کوئی چیز عنایت فرمائیں۔ آپ اس خیال سے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

واقف ہو گئے۔ ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا اور موئے مبارک میرے ہاتھ میں پکڑا دیئے میرے دل میں (خیال) گذرایہ دونوں بال بیداری میں میرے پاس رہیں گے پھر آنحضرت (ﷺ) نے مجھے صحت کلی اور طویل زندگی کی بشارت دی پھر مجھے افاقہ ہو گیا میں نے چراغ طلب کیا وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں نہیں تھے میں نہیں بویا اور آنحضرت (ﷺ) کی جناب میں توجہ کی، مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور آنحضرت (ﷺ) متمثل ہوئے۔ فرمایا میرے بیٹے تجھے آگاہ ہونا چاہیے کہ میں نے وہ دونوں بال احتیاط کے طور پر تمہارے تکیہ کے نیچے محفوظ کر دیئے ہیں۔ وہاں سے تو انہیں حاصل کرے گا۔ جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے انہیں وہاں سے لے کر عزت و احترام سے ایک جگہ حفاظت میں رکھ لیا۔ اس کے بعد بخار بالکل جاتا رہا اور مجھ پر کمزوری طاری ہو گئی۔ اقربانے سمجھا یہ موت کی بروقت ہے وہ روتے تھے۔ اور مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہیں تھی۔ میں سر سے اشارہ کرتا تھا۔ چھ دیہ کے بعد میری اصلی طاقت لوٹ آئی اور مجھے صحت کلی حاصل ہو گئی۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۵)

فائدہ: موئے مبارک کے خواص: ان (مندرجہ بالا) کلمات کے ضمن میں فرماتے تھے کہ ان موئے مبارک کے خواص میں سے ایک یہ تھی کہ وہ پہلے آپس میں گتے ہوئے تھے جب درود شریف پڑھا جاتا الگ الگ ہو کر کھڑے ہو جاتے۔

دوسری یہ کہ ایک مرتبہ منکرین میں سے تین اشخاص نے امتحان کرنا چاہا میں اس بے ادبی کی اجازت نہیں دیتا تھا جب مناظرہ نے طول کھینچا تو موئے مبارک دھوپ میں لے گئے اسی وقت بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ دھوپ بڑی تیز تھی۔ اور بادل کا موسم بھی قطعاً نہیں تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے توبہ کی دوسرے نے کہا یہ اتنا قیہ قصہ ہے دوسری مرتبہ پھر دھوپ میں نکالا۔ دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا دوسرے نے بھی توبہ کر لی تیسرے نے کہا یہ بھی اتفاقیہ بات ہے تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں لے گئے تیسری مرتبہ بھی بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا تیسرے نے بھی توبہ کی۔ (تیسری) ایک

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

خصوصیت یہ تھی کہ ایک مرتبہ زیارت کے لئے باہر آیا بہت بڑا مجمع تھا۔ ہر چند میں قتل میں پکائی نہ تھا، مگر وہ نہیں کھتا تھا۔ شش کرتا مگر کامیاب نہ ہوتا تھا۔ میں اسے دل کی طرف (موجہ) دیا مصلحہ ہوا کہ فلاں پر سنا واجب ہے۔ اس کی جنابت کی عورت سے کچھ نہیں بیزارت ہیں۔ میں نے عیب پوشی کرتے ہوئے تمام کھنیا غسل کرتے کھنیا۔ جی اس مجمع سے نکل گیا۔ اس کے بعد نہ سنا پیسے نکل گیا تو ہم نے زیارت کی، حضرت والدہ آخری طہر میں شہو کاٹ تقسیم فرماتے تھے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے (شاہ ولی اللہ کو) عنایت فرمایا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(انفاس العارفين اردو صفحہ ۷۵)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ: یہی امام احمد رضا اور آپ کے خدام کہتے ہیں۔ اس موضوع پر فقیر کی تصنیف ”گیسوئے رسول“ کا مطالعہ ضروری ہے۔

تصرفات اولیاء کرام

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ: (۱) حضرت شیخ تاج الدین قلعی حنفی فرماتے ہیں کہ ”ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہو گیا اور بیماری لمبی ہو گئی ضعف اور کمزوری نے ملنے جلنے کے قابل نہ چھوڑا اس حالت میں ایک رات میں نے خواب میں دیکھا گویا کوئی شخص آیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس مرض کی شفاء کے لئے ایک مرغی پکائی جائے اور اس پر تمام قرآن پڑھا جائے یہ بیمار اسے کھائے تو شفا پائے گا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ خواب کے حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیئے آئندہ رات جب میں سویا تو امام محمد بخاری ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ اپنے دست مبارک سے ایک دیگ رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی اور صبح سے شام تک اس میں مرغی پکائی میرے سامنے لارکھی اور فرمایا ہم نے اس مطبوع پر سارا قرآن پڑھا ہے۔ اسے کھالو۔ میں نے اسے کھایا تو تندرست ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مجھے ازالہ مرض سے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مزید اس بات کی خوشی ہوئی کہ حضرت امام بخاری نے مجھے پر اس درجہ لطف و عنایت فرمایا۔ (انفاس العارفين اردو صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

(۲) ایک مرتبہ سید برہان بخاری کو فوج کا عارضہ ہو گیا سخت بے قرار ہوا۔ حضرت والدہ (جناب شیخ محمد علیہ الرحمۃ) کی خدمت میں التجا کی آپ اس کے گھر تشریف لے گئے اور اس کے سوا ہاتھ سے اور اس کی بیماری کو سلت کر لیا جس سے وہ شفا یاب ہو گیا۔ (انفاس العارفين اردو صفحہ ۲۶۹)

(۳) شیخ عبد الوہاب جو آپ (شیخ محمد) کا بھیرا بھائی تھا اس نے مکان تعمیر کیا۔ اس علاقے کے ایک رئیس رسم نامی نے اس کی عدم موجودگی میں اس کے گرانے کا ارادہ کیا۔ یہ قصہ آپ (شیخ محمد) کے گوش گذار کیا گیا فرمایا یہ بات مجھے پہنچے مایوس ہے کہ ہماری موجودگی میں شیخ عبد الوہاب کی عمارت کو گرا دیں چنگے بکرنابھی فقیر بن کا کام نہیں۔ میں ایسا تصرف کرتا ہوں کہ وہ ہرگز یہاں نہیں پہنچ سکے گا۔ جب رسم عمارت گرانے کے لئے فوج اکٹھی کر کے نکلا تو عسید لشکر خاں کے عاملوں میں سے ایک شخص جو اس کام میں اس کے ساتھ متفق نہیں تھا۔ راستہ میں درشتی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کا بھائی قتل ہو گیا اس قتل کے بدلہ اس سے مواخذہ ہو گیا اور اسی مواخذے میں مر گیا۔ (انفاس العارفين اردو صفحہ ۲۷۰)

حاصل کلام یہ کہ آپ (شیخ محمد علیہ الرحمۃ) کے تصرفات اور کرامات حد و شمار سے باہر ہیں (انفاس العارفين اردو صفحہ ۲۷۳)

(۴) حضرت شیخ ابورضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”عارف کامل کو یہ قدرت دی گئی ہے کہ جب چاہے قہر و غضب کا اظہار کرے جیسا کہ ایک مرتبہ ایک بادشاہ عارف کامل کے گھر میں سواری کی حالت میں داخل ہوا۔ لوگوں نے اسے کہا یہ ادب کے خلاف ہے۔ اس نے تکبر کیا اور کہا ہم نے بہت سے فقرا کو دیکھا ہے۔ کسی شخص میں کوئی تاثیر نہیں ہے۔ عارف کو غیرت آئی اس کی طرف غضبناک ہو کر دیکھا اسی وقت اس کے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

گھوڑے نے سریشی کی اور پچھتے پناؤں پر کھڑا ہو گیا اور بادشاہ زمین پر گر پڑا۔ عارف نے کہا یہ کام ہم نے نہیں کیا ہے تاکہ فقراء کو حقیر نہ سمجھیں۔ لیکن بعض کالمین، باوجود قدرت کے اس قسم کے امور کی طرف التفات نہیں کرتے۔ چنانچہ شیخ فرید الدین عطار، عین التناء اور حسین ابن منصور سے حکایت کی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قضا و قدر پر خوش ہوتے تھے اور اس میں تصرف نہیں چاہتے تھے۔

(انفاس العارفین اردو صفحہ ۱۷۹-۱۷۸)

مخالفین کے گھر کی گواہی: نہ صرف ہم بلکہ مخالفین کا حکیم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب رقمطراز ہے۔ کہ ”تصرف“ یہ جماعت اولیاء سے بہت ہی منقول ہے بیان کیا جاتا ہے کہ بارش ایک بزرگ کے پیچھے پیچھے چلا کرتی تھی۔ اور متاخرین میں ایک بزرگ شیخ ابو العباس شاطر ہوئے ہیں وہ بارش کو کچھ درہموں کے بدلہ فروخت کیا کرتے تھے اور ان سے اس باب میں اس قدر واقعات روایت ہیں کہ عقل کو انکار کی گنجائش ہی نہیں رہتی (جمال الاولیاء صفحہ ۲۴) آگے لکھتے ہیں کہ ”محمد شمس الدین خفی مصری و شاذلی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عالم وجود میں ظاہر فرما کر عالم تکوین میں تصرف عطا فرمایا۔ (جمال الاولیاء صفحہ ۱۵۸) **فائدہ:** مولانا روم علیہ رحمۃ الیقوم فرماتے ہیں۔

بست قدرت اولیاء را ازالہ تیر جستہ باز گردانند ز راہ

فتاویٰ رشیدیہ میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ ”اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ نکلے ہوئے تیر کو راستہ سے پھیر دیتے ہیں پھر صاحب فتاویٰ رشیدیہ نے اسے درست بھی قرار دیا ہے۔ گویا یہ عقیدہ متفقہ ہے لیکن ضد کون چھوڑے۔ **شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ:** (۵) (شیخ مظفر ہتکی) بیان کرتے ہیں کہ رہتک سے ایک جماعت کسی تقریب سے دہلی آئی انہوں نے ایک روز ارادہ کیا کہ اکٹھے حضرت والد (شیخ ابورضا محمد رضی اللہ عنہ) کی زیارت کو جائیں راستہ میں

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

ایک شخص نے آپ کے مناقب اور کرامتیں بیان کیں دوسرے شخص نے کہا اس قسم کی باتیں لوگ بہت بیان کرتے ہیں لیکن جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوں تصدیق نہیں کروں گا۔ مثال کے طور پر یہ ہندی بیت پڑھا۔

جب لک نہ دیکھوں اپنی نینا ☆ ☆ تب لک نہ بچوں کر کے بنیا

اور کہا ان کو آج مجھے خصوصیت کے ساتھ حلوہ اور نان کھلانا چاہیے۔ جب وہ پیچھے

اور ملاقات کی۔ حضرت والد نے ہر ایک کے حالات دریافت فرمائے اور مہربانیاں

کیں، جیسا کہ آپ کی عادت شریفہ تھی۔ پھر آپ نے گھر سے نان اور حلوہ طلب

فرمایا اور اس شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ خاص اُس کا حصہ ہے اور وہی

دوہا ”جب لک نہ دیکھوں“ اُنچ پڑھا۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۱۳۸)

(۶) شیخ زین العابدین فقہی مدینہ سے میں نے سنا وہ اپنے والد ”جو سید محمد کے خادم

تھے اور وہ سید محمد سید عبدالرحمن کے معتقد تھے۔“ سے نقل کرتے ہیں کہ شریف مکہ کو کوئی

ضرورت پیش آئی اس نے عبدالرحمن محبوب کی طرف رجوع کیا اور دعا کی درخواست

کی سید کچھ دیر تک سوچتے رہے۔ پھر فرمایا کہ فلاں محلہ میں اس قسم کا مکان ہے۔ بیت

المال کے افسر کو چاہیے کہ اس میں سے شریف مکہ کو جس قدر ضرورت ہے لے لے۔

اور باقی کو وہاں احتیاط سے چھوڑ دیں۔ لوگ اسی وقت گئے اور گھر کو اسی طرح پایا جیسا

کہ انہوں نے بتایا تھا وہاں سے بیس ہزار اشرفیاں لے لیں اور صندوق پر مہر لگا دی

اور سید صاحب کے پاس لے آئے۔ آپ نے اُسے شریف مکہ کو دے دیا۔ تاکہ اپنی

ضرورت میں خرچ کرے شریف مکہ کا اس کے بعد ارادہ ہوا کہ باقی رقم بھی اپنے

تصرف میں لائے لیکن وہاں سے اسے گھر نہ ملانہ ہی مال، بہت حیران ہوئے، سید

صاحب سے اس کا راز پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا ایک ایرانی شخص اپنے وطن میں مر گیا

اس کا کوئی وارث نہیں تھا۔ میں تصرف کر کے اس کے مکان کو مکہ میں لایا۔ جو ضرورت

پوری ہو جانے کے بعد واپس چلا گیا۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۲۸۹-۲۷۸)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مزارات سے استمہاد اور ان کے فیوض و برکات

اور زیارات وغیرہ

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انفاس العارفین صفحہ ۱۰۶ پر اپنے والد شاہ عبدالرحیم صاحب کا یہ ارشاد نقل نہ فرماتے ”می فرمودند حدیث قدسی بردو نور است یکے آنکہ اور اجریل آور داما در قرآن داخل نہ شد بسبب آنکہ کلام معجز نبود..... دوئم آنکہ خدا تعالیٰ بر نبی ﷺ انداخت بے واسطہ در معنی اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باصحاب القبور سے فرمودند احتمال وارد کہ مراد از استعانت آں باشد کہ یاد کردن احوال موتی و عبرت گرفتن از یشاں توجہ بامور دنیویہ رافع میکند۔“

یعنی شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ حدیث قدسی دو قسم کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ پیغام خداوندی جبریل امین لے کر نبی پاک ﷺ کے پاس آئیں مگر وہ قرآن میں داخل نہ ہو بلکہ اپنے معجز نہ ہونے کے اور دوسری قسم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل کے واسطے کے بغیر نبی پاک ﷺ پر کوئی وحی بھیجے جیسا کہ یہ ارشاد الہی کہ جب تم امور میں حیران و پریشان ہو جاؤ تو قبر والوں سے حاجتیں مانگو۔ پھر فرمایا اس حدیث قدسی استعانت باصحاب القبور سے ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ جب تم امور میں پریشان ہو جاؤ تو مردوں کے احوال کو یاد کرو اور ان سے عبرت پکڑو۔ کہ ان کی طرف توجہ کرنا اور دنیویہ کی پریشانی رفع کرتا ہے۔

(۲) مزار اور توحید: شاہ صاحب اپنا معمول بیان کرتے ہیں کہ حضرت والد بزرگوار (جناب شاہ عبدالرحیم صاحب) کے مزار پر توجہ کرنا (میں نے) اپنا دستور بنالیا۔ ان دنوں توحید کے مسائل کھلے۔ جذب کا راستہ کشادہ ہوا اور سلوک میں کافی حصہ ملا۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(۷) حضرت شاہ عبدالرحیم کے خواب کا ایک واقعہ نقل کرنے کے بعد فرمایا۔ ”راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے کہ اس قسم کا خواب کبھی حق تعالیٰ کی اعانت سے تصرف فی الخلق کے مقام کی بشارت دیتا ہے اور کبھی ایسا دعویٰ اس وقت کرتا ہے جب وہ فنا فی التوحید ہوتا ہے۔“ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۶۵)

(۸) ایسے ہی ایک اور واقعہ کے بعد فرمایا۔

”راقم الحروف (ولی اللہ) کہتا ہے کہ یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی مدد سے مخلوقات میں تصرف پر دلالت کرتا ہے۔“ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۶۶)

(۹) اور القول الجلیل میں فرمایا۔

نقشبندیوں کے عجیب تصرفات ہیں۔ ہمت باندھنا کسی مراد پر، پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق، اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفعہ کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہو جائیں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا تاکہ ان میں واقعات عظیمہ ہوں اور آگاہ ہو جائیں اہل اللہ کی نسبت پر زندہ یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور جوان کو سینوں میں خلجان کر رہا ہے۔ اس طرح ہونا اور وقائع آئندہ (مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات) کا کشوف (ظاہر) ہونا ہے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے ان کے اور بھی تصرفات ہیں۔ (شفاء العلیل ترجمہ القول الجلیل صفحہ ۹۴-۹۳)

فائدہ: القول جلیل کی فصل ششم میں بھی اور انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کی فصل ششم میں بھی شاہ صاحب نے تصرفات اولیاء اللہ کو نہایت صراحت سے ذکر کیا ہے اور اہل اسلام کی خوب خوب راہنمائی کی ہے۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(۳) مزار سے عنایات: اسی اثناء میں (میر ابو یعلیٰ) حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ کے مزار پر انوار کی طرف متوجہ رہنے لگے اور خواجہ کی بارگاہ سے عنایات اور فیوض حاصل کئے۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۴۶)

(۴) چار فرشتے اور خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ:

(حضرت شاہ عبدالرحیم) فرماتے تھے میں خواجہ قطب الدین قدس سرہ کے مزار کی زیارت کے لئے گیا تھا۔ اس خیال سے کہ مجھے اپنی گنہگار آنکھوں اور آلودہ جسم کو اس پاک جگہ میں نہیں لے جانا چاہیے ان کے مزار کے قریب چبوترے پر کھڑا ہو گیا اس جگہ ان کی روح ظاہر ہوئی فرمایا آگے آؤ میں دو تین قدم آگے چلا گیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ چار فرشتوں نے ان کی قبر کے نزدیک ایک تخت اُتارا ہے معلوم ہوا اس تخت پر خواجہ نقشبند تھے دونوں بزرگوں نے آپس میں راز و نیاز کی باتیں کیں جو سنائی نہیں دیتی تھیں۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۸)

(۵) مزار اور بیٹے کی بشارت: پھر (شاہ عبدالرحیم) فرماتے تھے دوسری مرتبہ ان (خواجہ قطب الدین قدس سرہ) کے مزار کی زیارت کے لئے گیا۔ اُن کی روح ظاہر ہوئی اور فرمایا تمہارے ہاں فرزند پیدا ہوگا اس کا نام قطب الدین رکھنا۔ چونکہ میری بیوی سن یاس کو بچتی ہوئی تھی مجھے خیال گذرا کہ اس سے مراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہے وہ خیال سے آگاہ ہو گئے فرمایا میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ یہ فرزند تیری پشت سے پیدا ہوگا۔ ایک مدت کے بعد دوسری شادی کا خیال پیدا ہوا۔ راقم الحروف (شاہ ولی اللہ) پیدا ہوا۔ میری پیدائش کے وقت یہ واقعہ اُن کے ذہن سے اتر گیا۔ میرا نام انہوں نے ولی اللہ رکھ دیا۔ پھر عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام قطب الدین احمد رکھا۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۷۹)

(۶) صاحب مزار نے دعوت کی اور مزار کی نذر و نیاز:

اس فقیر (شاہ ولی اللہ) نے ان احباب سے جو اس واقع کے عینی شاہد تھے، سنا

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

ہے کہ ایک مرتبہ حضرت والد ماجد (جناب شاہ عبدالرحیم) مخدوم شیخ اللہ دین کے مزار کی زیارت کے لئے (سفر کر کے) ڈاسنہ گئے۔ رات کا وقت تھا۔ اسی جگہ آپ نے فرمایا مخدوم صاحب ہماری دعوت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کچھ کھا کر جائیں۔ وہاں آپ نے توقف فرمایا، یہاں تک کہ لوگوں کی آمد و رفت ختم ہو گئی۔ احباب پر ملال طاری ہوا۔ اچانک ایک عورت آئی جس کے سر پر بیٹھے چاولوں کا تھال تھا۔ اس (چاولوں کے تھال والی عورت) نے کہا میں نے نذر مانی تھی۔ کہ جس وقت میرا خاوند گھر آئے گا میں اُسی وقت کھانا پکا کر مخدوم اللہ دین کی درگاہ میں حاضر فقراء میں تقسیم کروں گی۔ اسی وقت شوہر گھر پہنچا ہے میں نے اپنی منت پوری کی ہے میری خواہش تھی خدا کرے اس وقت درگاہ میں کوئی موجود ہوتا کہ وہ کھانا کھائے۔

(انفاس العارفین اردو صفحہ ۸۱-۸۰)

(۷) چادر بطور نیاز: سننے میں آیا ہے کہ میر ابو یعلیٰ کے گھر والوں نے ان کے بیٹے میر نور علی کی علالت کی وجہ سے ایک روپیہ اور ایک چادر بطور نیاز خواجہ (معین الدین قدس سرہ) کے مزار پر بھجوائی تھی۔ حضرت امیر کو اس کی اطلاع نہیں تھی ایک روز اس مزار کی طرف متوجہ تھے کہ قبر میں سے آواز آئی کہ تمہارے گھر سے تمہارے فرزند کی صحت کے لئے اس قدر نیاز آئی ہے۔ اور دوسرے فرزند کی بھی درخواست کی ہے اور یہ التماس منظور ہے۔ (انفاس العارفین اردو صفحہ ۴۶)

(۸) دُور دُور سے آکر نذرین پیش کرنا: (جناب شاہ عبدالرحیم) فرماتے تھے ایک روز خواجہ قطب الدین کے مزار کے نواح میں سیر کر رہا تھا۔ میں نے ایک قبر جس کے ذکر سے زمین کے اجزاء ساتویں زمین تک فضا کے اجزاء عرش تک تمام ذکر ہیں۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ فضیلت مآب شیخ محمد ساتھ تھے۔ میں نے اُن سے کہا آپ بھی اس قبر میں غور کریں۔ جو کچھ میں نے دیکھا تھا۔ انہوں نے بھی تقریباً وہی بیان کیا وہاں ایک بوڑھا کسان تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا۔ اُس نے کہا یہ کسی

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

بزرگ کی قبر ہے۔ میری عمر اسی سال ہے میرے باپ کی عمر سو سال تھی۔ اور میرے دادا کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ یا جیسا کہ اس نے کہا، میں نے اپنے باپ سے سنا، اس نے اپنے باپ سے سنا کہ اس قبر پر ہجوم ہوتا تھا۔ اور لوگ نذریں لایا کرتے تھے۔ اور دور دور سے زیارت کو آتے تھے۔ خواجہ قطب الدین کے مزار کی طرح زائرین یہاں قیام کرتے تھے۔ پھر اس بزرگ پر گمانی چھا گئی اور لوگ انہیں بھول گئے۔

(انفاس العارفین اردو صفحہ ۸۲)

(۹) ولی اللہ کی اطلاع: حضرت والد (شاہ عبدالرحیم صاحب) سے اجمالاً اور آپ کے دوستوں سے تفصیل سے سنا ہے کہ ترکستان کا ایک شغلہ بیک نامی مرد تھا۔ جس نے اس ارادہ کا ذوق پیدا کیا تھا۔ بخارا میں آیا اور خواجہ نقشبند کے مزار پر اس انتظار میں بیٹھا کہ اسے کسی ولی اللہ کی اطلاع ملے۔ آخر کار خواجہ نقشبند (قدس سرہ) نے خواب میں فرمایا کہ تیرا پیر ہندستان میں دہلی شہر کے اندر ہے اور حضرت والد کی شکل اُسے دکھائی۔ اس کے دل میں خیال گذرا کہ دہلی بہت بڑا شہر ہے۔ اس بزرگ کو وہاں تلاش کرنا بڑا مشکل کام ہوگا۔ خواجہ کو اس کے خیال کی خبر ہو گئی فرمایا جس روز تم دہلی میں پہنچو گے اسی روز انہیں وعظ کہتے ہوئے پاؤ گے۔

پھر شوق اسے کشاں کشاں دہلی لے آیا۔ پہلے شیخ فرید کی سرا میں اُترا۔ اتفاقاً اس روز جمعہ کا دن تھا۔ اس نے لوگوں سے جامع مسجد کا پتہ پوچھا۔ انہوں نے اسے مسجد فیروز پوری کا پتہ بتایا وہاں اُسے حضرت والد معلوم خلیہ کے مطابق ملے۔ نماز کے بعد جو وعظ فرمایا اس سے بھی اس کی تائید ہوئی جمعہ سے فراغت کے بعد اُن کے ہمراہ اُن کے گھر آیا۔ پگڑی اتار کر پاؤں میں رکھ دی اور اظہار عقیدت کیا حضرت نے فرمایا شرط یہ ہے کہ چند روز ہمارے ساتھ مجلس کرو تا کہ ہمیں پہچان سکیں اور تمام قصہ بیان کر دیا اور (شاہ عبدالرحیم صاحب) نے بیعت اور تلقین سے شرف فرمایا۔

(انفاس العارفین اردو صفحہ ۹۱-۹۵)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(۱۰) نذر کے متعلق شاہ صاحب کا اعتقاد: حضرت والد (جناب شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے فرہاد بیک کو مشکل پیش آئی اس نے نذر مانی تھی کہ خداوند اگر یہ مشکل حل ہو گئی تو اس قدر روپے حضرت والد کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس کی مشکل حل ہو گئی۔ اور وہ نذر اس کے ذہن سے جاتی رہی۔

چند دنوں کے بعد اس کا گھوڑا بیمار ہو گیا اور ہلاکت کے نزدیک پہنچ گیا۔ مجھے اس کی بیماری کا سبب معلوم ہو گیا۔ میں نے ایک خادم کے ذریعے کہلا بھیجا کہ اس کی بیماری نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ اگر تم اپنے گھوڑے کو چاہتے ہو تو وہ نذر جو فلاں جگہ اپنے اوپر لازم کی تھی اسے بھیج دو۔ وہ شرمندہ ہوا اور وہ نذر بھیج دی اسی وقت اس کا گھوڑا تندرست ہو گیا۔ (انفاس العارفین صفحہ ۹۳-۹۲)

(۱۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: اپنے والد ماجد کا یہ ارشاد انفاس العارفین صفحہ ۳ پر نقل فرماتے ہیں ”مراد مبداء حال ہمز از شیخ رفیع الدین الفتنی پیدا شد آبخا میر فتم و بقبر ایشاں متوجہ میشدم بسامی بود کہ غیبت دست دادی و از احساس حرو برد معزول شدی“۔ مجھے شروع شروع میں شیخ رفیع الدین کے مزار سے الفت پیدا ہو گئی اور میں اُن کی قبر کی طرف متوجہ ہوتا تھا اکثر یہ ہوتا کہ قدرت خداوندی امداد کرتی تھی اور گرمی و سردی کا احساس زائل ہوتا تھا۔

ولی اللہ نے مزار سے پکارا: حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جن دنوں اورنگ زیب اکبر آباد میں تھے مرزا زابد ہروی لشکر کے کوتوال کے پاس علم دین حاصل کیا کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ اکبر آباد گیا حضرت سید عبداللہ بھی سید عبدالرحمن کی رفاقت کی وجہ سے وہاں تھے۔ انہیں اس جگہ ایک شدید مرض عارض ہو گیا جس کی وجہ سے وہ وصال فرما گئے وصال سے پہلے حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی کہ مجھے گورغریباں میں دفن کیا جائے تاکہ کوئی نہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

بیچانے لوگوں نے ایسا ہی کیا شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان دنوں سخت بیمار ہو جانے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا اور جنازہ کے غنائتھ نہ جاسکا جب تندرست ہوا اور چلنے کی قوت حاصل ہو گئی تو ایک دوست کو ساتھ لیا جو حضرت سید عبداللہ کے دفن میں حاضر تھا اور انکے مزار شریف پر حاضر ہوا ان کا روحانی تصرف ایسا تھا کہ میرے ہمراہی نے سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک ہر چند تلاش کیا اور تامل سے کام لیا لیکن نہ پایا بالآخر اس نے اندازہ سے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا میں وہیں بیٹھا رہا اور قرآن پاک پڑھتا رہا اسی اثناء میں حضرت سید عبداللہ نے میری پشت کے پیچھے اپنی قبر مبارک سے ندا فرمائی۔

کہ فقیر کی قبر اس جگہ ہے لیکن جو کچھ شروع کیا ہے اسی جگہ ختم کرو اور اسکا ثواب اسی صاحب قبر کو دو اور جلدی نہ کرو میں نے جو شروع کیا تھا وہیں ختم کیا اور اپنے ساتھی سے کہا کہ اچھی طرح غور کرو حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر اسی جگہ ہے جہاں تو نے اشارہ کیا یا میری پیٹھ کے پیچھے اس نے کہا میں نے غلطی کی ان کی قبر مبارک واقعی آپ کی پیٹھ کے پیچھے ہے میں اسی طرف بیٹھ گیا اور میں نے قرآن پڑھا اور میں اس وقت صدمہ اور غم کی وجہ سے اکثر قواعد قرأت کی رعایت نہ کر سکا حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کے اندر سے فرمایا کہ فلاں فلاں جگہ آپ نے اپنی قرأت میں سستی سے کام لیکر آداب تجوید میں کوتاہی کی ہے قرأت قرآن میں پوری احتیاط کے ساتھ قوائد تجوید کی قرأت پوری رعایت کرنی چاہیے۔

فوائد

(۱) معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا روحانی تصرف برحق ہے (۲) اولیاء اللہ اپنی قبور میں زندہ ہیں (۳) وہ دنیا والوں کو ندا بھی فرماتے ہیں (۴) انہیں علم ادراک بھی ہے منکرین سامع موتی اس واقعہ کو غور سے پڑھیں۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(۱) علم غیب اور حاضر و ناظر و حیوۃ الانبیاء علی

ننبیاء علیہم الصلوٰۃ

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ ایک بزرگ نے اپنی تمام توجہ حضور (ﷺ) پر درود و سلام پڑھنے پر صرف کی ایک دن وہ کہنے لگے کہ میں حضور (ﷺ) کو اٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے خلاؤں میں دھرتی پر ہر جگہ ہر وقت دیکھتا ہوں اور حضور کی کوئی حالت مجھ سے مخفی نہیں رہتی میں نے انہیں کہا کہ تمہیں حضور (ﷺ) کی رویت حقیقیہ نصیب نہیں بلکہ آپ کی صورت کریمہ تمہاری قوت خیالیہ میں رچ بس چکی ہے۔ الغرض جب بات نے طول پکڑا تو میں نے انہیں کہا کہ فلاں آیت کا معنی حضور (ﷺ) سے پوچھکر بتاؤ۔ چنانچہ جواب انہیں نہ ملا تو میں نے انہیں بتلایا کہ یہ صورت خیالیہ تھی۔

(انفاس العارفین صفحہ ۷۵) (تبصرہ از شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

شاہ ولی اللہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کبھی کبھی ایسے حضوری لوگوں کو آنحضرت (ﷺ) کی روح انور سے کامل مناسبت پیدا ہو جاتی ہے تو ایسے عالم میں حالت خواب اور بیداری کی تمیز اٹھ جاتی ہے اور ان حضرات کو بغیر وقت نظر کائنات میں ذرے ذرے میں صورت محمدی جلوہ گر نظر آتی ہے اور اگر یہ کیفیت زندگی پر طاری رہے تو بھی اسے رویت حقیقیہ کہا جائیگا مذکورہ واقعہ میں اس بزرگ کا حضور (ﷺ) سے نہ پوچھ سکنا کچھ وجوہات رکھتا ہے۔ مثلاً اس بزرگ کی ابھی نسبت خام تھی یا یہ نیت کسی خاص امر میں تھی فقیر ولی اللہ (محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کا گمان ہے کہ مذکورہ بالا صاحب نسبت بزرگ کے دعوائے مناسبت کو حضرت والد ماجد نے آنحضور (ﷺ) کی رویت حقیقیہ میں ناممکن الوقوع کے سبب نہیں بلکہ کچھ اور وجوہات کی بنا پر مسترد فرمایا تھا (انفاس العارفین صفحہ ۷۵)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

فائدہ: یہی معاملہ ہر ولی کامل کو نصیب ہوتا ہے اگرچہ عوام سے اجہل سہی۔

حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف اپنے متعلق فرماتے ہیں:

یوم بصر حدیدوے ﴿﴾ ہر وقت یارتے دیدوے

ترجمہ: آج میری بینائی تیز ہے کہ اب ہر وقت محبوب (ﷺ) پر میری نگاہ ہے۔

(۲) اسی کو حضرت ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ

فقطنت ان له خاصية من تقويم روحه بصورة جسده عليه الصلوة

والسلام وانه الذي اشار اليه بقوله ان الانبياء لا يموتون وانهم يصلون

ويحجون في قبورهم وانهم احياء الى غير ذلك ولما سلم عليه قط

الا وقد انبسط الى وانشرح وتبدى وظهر و ذلك لانه رحمة

للعالمين (فیوض الحرمین صفحہ ۲۸)

ترجمہ: ”پس مجھ کو دریافت ہوا کہ آپ کا خاصہ ہے۔ روح کو صورت جسم میں قائم کرنا

ﷺ اور یہ وہی بات ہے جس کی طرف آپ نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا ہے

کہ انبیاء نہیں مرتے اور نماز پڑھا کرتے ہیں اپنی قبروں میں، اور انبیاء حج کیا کرتے

ہیں اپنی قبروں میں، اور وہ زندہ ہیں وغیرہ وغیرہ اور جب میں نے آپ پر سلام بھیجا

تو آپ مجھ سے خوش ہوئے اور انشراح فرمایا اور ظاہر ہوئے اور یہ اس واسطے کہ آپ

رحمۃ للعالمین ہیں۔“

نیز حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

لما دخلت المدينة المنورة ووزرت الروضة المقدسة على صاحبها

افضل الصلوة والتسليمات رایت روحه (ﷺ) ظاهرة بارزة لافى

عالم الارواح فقط بل فى المثل القريب من الحسن فادرکت ان

العوام انما يذكرون حضور النبی (ﷺ) فى الصلوة وامامة بالناس

فيها وامثال ذلك من هذه الدقیقة (فیوض الحرمین صفحہ ۲۷)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

ترجمہ: ”میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور رسول اللہ (ﷺ) کے روضہ مقدسہ کی

زیارت کی تو کپ کی روح مبارک کو ظاہر اور عیاں دیکھا، نہ صرف عالم ارواح میں

بلکہ عالم دنیا میں ان آنکھوں سے قریب، پس میں نے معلوم کیا کہ جو لوگ کہا کرتے

ہیں کہ آنحضرت (ﷺ) نمازوں میں بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کی

امامت فرماتے ہیں۔ ایسی باتیں اسی نازک مسئلہ سے متعلق ہیں۔“

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لم یزل ﷺ ولا یزال متوجها الى الخلق مقبلا اليهم بوجهه

ترجمہ: ”آنحضرت (ﷺ) ہمیشہ خلقت کی طرف متوجہ ہیں اور ان کی طرف اپنا رخ

انور فرمائے ہوئے ہیں۔“

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ورایتہ ﷺ مستقرا على تلك الحالة الوحدة دائما لا یزعجه فى

نفسه ارادة متجددة ولا شى من الدواعى نعم لما كان وجهه ﷺ

الى الخلق كان قريبا جدا من ان يرتفع انسان اليه بجهد همته فيعيثه فى

نائبه او يفيض عليه من بر كاته حتى يتخيل انه ذوار ادات متجددة

كمثل الذى بهمة اغائة الملهوفين المحتاجين (فیوض الحرمین صفحہ ۳۰)

ترجمہ: ”اور دیکھا میں نے آنحضرت (ﷺ) کو قائم ہمیشہ انہی حالت واحدہ پر کہ

وہاں سے نہ تو آپ کو کوئی ارادہ متجددہ ہٹا سکتا ہے اور نہ کوئی داعیہ۔ ہاں جس وقت

آپ متوجہ ہوتے ہیں خلق کی طرف تو نہایت قریب ہوتے ہیں کہ انسان اپنی کوشش و

ہمت سے عرض کرے۔ اور آپ فریادری کریں، اس کی مصیبت میں یا اس پر ایسی

برکتیں افاضہ فرمائیں کہ وہ خیال کرے کہ آپ صاحب ارادات متجددہ ہیں۔ جیسے کوئی

شخص مظلوموں محتاجوں کی مدد میں مصروف ہو۔“

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ان عبارات سے یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

ہو کر سامنے آگئی کہ رسول اللہ (ﷺ) زندہ و حیا و حقیقی جسمانی ہیں۔ کیونکہ جب تک حضور علیہ السلام متصف بحیات نہ ہوں کسی کو فیض نہیں پہنچا سکتے اور تمام عالم اور کل مخلوقات کے ہر ہر فرد کو فیض پہنچانا اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک ہر ذرہ کائنات میں نہ پائے جانے والے کمال کا وجود ذات مقدسہ میں نہ ہو۔ حیات ارواح روح اقدس کے زندہ ہونے کی دلیل ہے۔ اور حیات اجسام جسم پاک کی حیات کی دلیل ہے۔

(۴) کائنات کا فوہ ذرہ آپ سے فیضیاب ہو رہا ہے (۳) وہ جیسے خالق سے واصل ہیں ایسے ہی مخلوق میں بھی شغل ہیں (۴) اور مخلوق کے ہر فرد کے قریب (حاضر و ناظر ہیں) (۵) محتاجوں، بیکسوں کی دنگیری میں ہر وقت مصروف ہیں۔ (۶) ہماری نمازوں میں بخشش نفیس تشریف ہوتے ہیں اگرچہ ہم اپنی بدقسمتی سے انہیں نہیں دیکھ سکتے واضح ہو کہ نماز میں حضور علیہ السلام کے تصور کا مسئلہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ بلکہ اسکے بعد کئی عرصہ تک متفق علیہ رہا۔ اسماعیل دہلوی نے جیسے دوسرے مجتہدات و مسائل میں امت مرحومہ کا اختلاف کیا اس مسئلہ میں بہت زیادہ فتنہ میں پڑا اسکی تفصیل فقیر کے رسالہ ”رفع الحجاب عن تشہد اہل الحق و اہل الغراب“ کا مطالعہ کیجئے۔

توجہ سرور عالم (ﷺ)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ انقاس العارفین میں فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ اسم ذات کا شغل جو حضرت زکریا علیہ السلام سے میں نے پایا تھا مجھ پر غالب ہو جاتا تھا اس میں سے بہت لذت پاتا تھا لیکن نفی اور اثبات نہ کر سکتا تھا اگر کرتا تو لذت محسوس نہ ہوتی تھی مجھے اس وجہ سے بہت شرمندگی تھی حضرت سید عبداللہ قدس سرہ سے اس کے علاج کی درخواست کی حضرت سید عبداللہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

رحمۃ اللہ علیہ نے چند بار توجہ فرمائی لیکن کچھ فائدہ نہ ہو فرمانے لگے جو چیز انبیائے کرام علیہم السلام کے انقاس طیبہ سے پختہ ہو گئی ہو ہم اسے نہیں بدل سکتے بارگاہ خاتم العین (ﷺ) کی طرف رجوع کیجئے۔ وہیں سے اسکا علاج ہو گا میں نے بارگاہ محمدیت (ﷺ) میں التجا کی تو لگی اثبات کا شغل غالب آ گیا اور بہت ہی آسان ہو گیا اور ایسا آسان ہوا کہ میں اس عمر میں بوجہ اشتغال تحصیل اور بیشمار رکاوٹوں کے ایک سانس کے اندر دوسو (۲۰۰) مرتبہ نفی اثبات کا ذکر کر سکتا ہوں کسی طالب راہ سلوک میں ایسا انجذاب میں نے نہیں دیکھا نہ ایسی کشش کسی میں پائی ہے اس بیان سے مندرجہ ذیل فوائد معلوم ہوتے ہیں۔

فوائد (۱): انبیاء (علیہم السلام) سابقین سے اب بھی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

(۲): اسم ذات کا شغل اور نفی و اثبات کا طریقہ پسندیدہ اور محمود ہے۔

(۳): نبی کریم (ﷺ) کے وصال کے بعد حضور کے امتی بارگاہ نبوت میں التجائیں پیش کرتے ہیں اور اپنی حاجات پاتے ہیں۔

حیات النبی (ﷺ) و حاضر و ناظر

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ دراصل کھیری کے رہنے والے تھے جو بارہہ کے نواح میں ہے آپ کے والد ماجد نے وہیں اپنا وطن بنا لیا تھا اور بچپن کی عمر میں انکے والد ان کی خدمت میں رہنے لگے اور سلوک معرفت کی راہ کے طالب ہوئے۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تمہاری تلقین و ارشاد ایک اور بزرگ کے سپرد ہے۔ ان شاء اللہ تم ان کی خدمت میں پہنچو گے لیکن حفظ قرآن کی نعمت مجھ سے حاصل کر لو۔ حضرت سید عبداللہ اس جنگل میں مدتوں رہے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

پورا قرآن مجید حفظ کر لیا اور اس بزرگ کی صحبت سے تجرید اور ترک دنیا کے آداب اور نفس و شیطان کے بکروفریب سے بچنے کے طریقے سیکھ لئے۔ شاہ عبدالرحیم صاحب فرماتے تھے کہ ایک دن وہ بزرگ اور حضرت سید عبداللہ دیوبند قرآن مجید کا دور کر رہے تھے کہ سبز پوش عربی شکل کے آدمی فوج در فوج ظاہر ہوئے، ان کا سردار مسجد کے قریب کھڑا ہو گیا اور قرأت سننے لگا۔ قرأت سننے کے بعد ان سبز پوش عربیوں کے سردار نے کہا۔ بارک اللہ ادیت حق القرآن۔ اللہ برکت فرمائے تو نے قرآن کا حق ادا کر دیا۔ یہ کہہ کر مراجعت فرمائی۔ ان بزرگ کی عادت یہ تھی کہ تلاوت قرآن مجید کے وقت وہ اپنی آنکھوں کو بند کر لیا کرتے تھے۔ اور کسی چیز کی طرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب قرآن مجید کی سورت پڑھ چکے تو انہوں نے سید عبداللہ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ تھے۔ انکی ہیبت سے میرا دل لرزتا تھا مگر تعظیم قرآن کی وجہ سے میں اٹھ نہ سکا۔ سید عبداللہ نے بتایا کہ وہ ایسے آدمی تھے۔ جب ان کا سردار پہنچا تو میں بیٹھ نہ سکا بے ساختہ اٹھا اور ان کی تعظیم کی۔ سید عبداللہ اور یہ بزرگ ابھی آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک دوسرا آدمی اسی وضع کا آیا اور کہنے لگا کہ حضرت پیغمبر (ﷺ) گزشتہ رات اسحٰب کے مجمع میں تشریف فرما تھے اور اس حافظ کی تعریف فرما رہے تھے جو جنگل میں رہتا ہے۔ حضور (ﷺ) فرماتے تھے کہ علی الصبح ہم اس حافظ کو دیکھیں گے اور اسکی قرأت بھی سنیں گے۔ حضور (ﷺ) تشریف لائے تھے یا نہیں اگر تشریف لائے تھے تو کہاں تشریف لے گئے۔ حضرت سید عبداللہ اور اس بزرگ نے جب یہ بات سنی تو دائیں بائیں دوڑے۔ مگر کوئی نشان نہ دیکھا شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں مجھے گمان ہے کہ میرے حضرت نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس واقعہ کے بعد مدتوں تک اس جنگل میں خوشبو محسوس ہوتی رہی۔ میرے حضرت فرماتے تھے جب حفظ قرآن سے فراغت ہو گئی تو اس بزرگ نے حضرت سید عبداللہ کو رخصت کر دیا اور فرمایا کہ جاؤ جہاں کوئی صاحب ولایت ہو اسکی خدمت میں رہ کر حصول

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مقصد کے لئے کوشش کرو حضرت سید عبداللہ اس بزرگ کے فرمانے کے مطابق چل پڑے۔ یہاں تک کہ مقام سامانہ میں حضرت شیخ اور یس سامانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے۔ وہ ایک متوکل آدمی تھے۔ لوگوں کی آمد و رفت کا دروازہ بند کئے ہوئے نہایت تنگی کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔ سلسلہ قادریہ میں منسلک تھے۔ پہلی دفعہ جب حضرت شیخ کے پاس پہنچے تو شیخ نے فرمایا کہ بہت سے فقیر ہیں کسی اور کے پاس چلے جائیے میرے پاس آپ نہیں رہ سکتے ہاں اس شرط کے ساتھ رہ سکتے ہیں کہ طعام و لباس وغیرہ کی خواہشات اور لوگوں کے ملنے جلنے سے بالکل منقطع ہو کر رہیں۔ بغیر حاجت ضروریہ کے میرے دروازے سے بھی باہر نہ جائیں۔ حضرت حافظ سید عبداللہ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور ان کے پاس رہ کر سلوک حاصل کرنے لگے۔ اور مردان خدا کی طرح اس موت اختیار پر صابر بلکہ راضی رہے۔ شیخ نے جب ان کی ثابت قدمی دیکھی تو ان کے حال پر بہت توجہ فرمائی۔ اسی اثنا میں شیخ کا لڑکا ان سے قرآن مجید یاد کرنے لگا۔ اس وجہ سے شیخ کی توجہ اور بھی دو بالا ہو گئی۔ یہ بھی شیخ کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتے تھے۔ حضرت حافظ سید عبداللہ فرماتے تھے کہ ان دنوں میں نے یہ عادت اختیار کر لی تھی کہ فقیروں کے استنجا کرنے کے لئے مٹی کے ڈھیلے پتھروں سے رگڑا کرتا تھا ایک دن اپنی اس نیکی کی وجہ سے میں نے اپنے دل میں خوشی اور خود پسندی کا اثر محسوس کیا شیخ رحمۃ اللہ علیہ میرے دل کے اس حال پر مطلع ہو گئے اور فرمایا کہ تم میرے چہرے اور بدن پر کچھ تغیر اور نشان دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمانے لگے ابتدائی دو رطلب میں میں ایک بزرگ کے پاس پہنچا تو ان کے استنجا کرنے کے لئے مٹی کے ڈھیلے کو اپنے چہرے اور بدن پر رگڑا کرتا تھا۔ اس رگڑنے اور ملنے کی بہت لذت پاتا تھا یہ زخم کے نشانات وہی ہیں۔ پھر حضرت حافظ سید عبداللہ نے فرمایا کہ ان دنوں میری عادت تھی کہ شیخ اور ان کے اہل بیت کے کپڑے ہر جمعرات کو ایک ندی کے پانی پر لیجا کر اپنے ہاتھ سے دھویا کرتا تھا تا کہ سفید کپڑے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

پہن کر جمعہ کی نماز پڑھیں۔ ایک دن جمعرات کو مجھے فاقہ تھا اور میں حسب دستور کپڑے لیکر ندی کے پانی پر پہنچا اور ایک کنارے پر جو آدمیوں نے خالی تھا بیٹھ کر کپڑے دھوئے میں مشغول ہو گیا۔ جب سورج بہت گرم ہوا اور بھوک پیاس مجھ پر غالب ہوئی تو میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس وقت ایک آدمی بڑقہ پوش میرے پاس پہنچا اور مجھے ہوش میں لا کر برقع کے اندر سے گرم روٹیاں نکال کر مجھے دیں اور کہا کہ قرآن مجید میں تو نے نہیں پڑھا ولا تعلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ط اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ میں ڈرا کہ کہیں شیطان مجھے فریب دینے نہ آیا ہو۔ میں نے وہ روٹی قبول نہ کی۔ وہ بزرگ میرے دل کے خیال پر مطلع ہو گئے اور فرمایا کہ اے فلاں یہ گمان نہ کر یہ لفظ سنتے ہی وہ خیال میرے دل سے دور ہو گیا۔ میں نے روٹی لے لی اور سیر ہو کر کھائی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ ندی کا پانی بہت گرم ہے۔ کاش یہاں ٹھنڈا پانی ہوتا تو میں پی لیتا۔ میرے اس خیال سے بھی وہ بزرگ مطلع ہو گئے اسی وقت برتن سے ٹھنڈا پانی نکال کر مجھے پلا دیا۔ اس کے بعد میں نے کپڑے دھوئے اور دھلے ہوئے کپڑے شیخ کی خدمت میں لایا مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ سید آج آپ نے خضر علیہ السلام کے ہاتھ سے روٹی لی ہے۔ محمدیوں کو چاہیے کہ خضر علیہ السلام کا احسان نہ اٹھائیں۔ (انفاس العارفین)

فوائد: (۱) اولیاء اللہ کی تلاش میں گھومنا عشق خداوندی اور اشتیاق معرفت ایزدی کا نشان ہے۔

(۲) بزرگان دین جو لوگوں کی آمد و رفت سے بے تعلق رہتے ہیں وہ صحیح معنی میں متوکل علی اللہ ہوتے ہیں۔

(۳) بزرگوں کی صحبت آداب معرفت کے حصول کا ذریعہ اور پاکیزگی نفس کا وسیلہ ہے۔

(۴) حضور (ﷺ) زندہ ہیں۔ اور حضور (ﷺ) کی حیاتِ طیبہ کے انوار و برکات

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

سے صحابہ کرام بھی زندہ ہیں۔ جب حضور (ﷺ) چاہتے ہیں اپنے رب کریم کے اذن سے اپنے وجود اقدس کے ساتھ اس عالم میں جاگتے ہوئے تشریف لاتے ہیں۔ اور حضور (ﷺ) کے ساتھ روحانی و معنوی نسبت رکھنے والے غلام و محبت بیداری حضور (ﷺ) کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور حضور (ﷺ) سے فیض پاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات حضور (ﷺ) کے وجود مبارک کی خوشبو بھی اس عالم رنگ و بو میں محسوس ہوتی ہے۔

(۵) توکل بزرگ کی نشانی ہے۔ بزرگان دین طالبانِ حق کو اپنے فیوض و برکات اس وقت عطا فرماتے ہیں جب ان کی ثابت قدمی اور اہلیت ظاہر ہو جائے۔ فقراء اور اہل اللہ کی خدمات بجالانا خواہ وہ بظاہر حقیر نوعیت کی کیوں نہ ہو موجب سعادت ہے۔

(۶) ریاضت اور مجاہدہ تکمیل سلوک کا زینہ ہے۔

(۷) شیخ کی خدمت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

(۸) اولیاء اللہ لوگوں کے دلوں کے حالات کو جانتے ہیں۔

(۹) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبوں کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ جنگلوں میں بھوکے پیاسے فقراء کو خرق عادت کے طور پر کھلاتے پلاتے اور باذن اللہ ان کی دستگیری فرماتے ہیں

(حاضر و ناظر)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد مرحوم نے فرمایا شیخ محمد فاضل نے چاہا کہ اپنے بیٹے کو اجیر شریف بھیج دے اور راستے کی بد امنی کی وجہ سے خود بھی اس کے ساتھ جانا چاہا جب مجھ سے رخصت ہونے آیا تو میں نے کہا کہ تمہارے جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ بحفاظت واپس آجائیگا۔ واپسی پر اجیر شریف سے دو منزل ادھر ڈاکو قافلے پر حملہ کرینگے مگر اس کی حفاظت ہمارے ذمہ رہی ہاں البتہ اسے سمجھا دیجئے کہ اس وقت اپنی بہلی الگ ایک طرف کھڑی کر دے جب وہ وقت آیا

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

از وطن است“ کے نعرے لگا کر اپنا قبلہ و کعبہ کا ٹکڑا لے کر بنالیا۔ پھر کس منہ سے اپنے آپ کو ولی اللہی مکتب فکر ہے منسلک کرتے ہیں۔

(جو کچھ ملا ان سے ملا)

(۱) فاض علی من جنابہ المقدس ﷺ کیفیۃ ترقی العبد من حیۃ الی حیۃ القدس فیتجلی له کل شیء کما اخبر عن هذا الشہد فی قصۃ المعراج المنامی (فیوض الحرمین)

حضور اقدس (ﷺ) کی بارگاہ اقدس سے مجھ پر اس حالت کا علم فائز ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اس پر روشن ہو جاتی ہے۔ جس طرح حضور اقدس (ﷺ) نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصے میں فرمادی۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام کے طفیل بھی دنیائے عالم کی کل شیء منکشف ہو جاتی ہے۔

علم غیب برائے ولی اللہ

(۲) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

العارف ینجذب الی حسن الحق فیصیر عند اللہ فتجلی له کل شیء (فیوض الحرمین)

جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچ جاتا ہے تو مقرب بارگاہ حق ہو کر اس کے لئے ہر شے روشن ہو جاتی ہے۔

(ف) اس سے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اولیاء کرام کیلئے کل شیء کے انکشاف کا ثبوت دیا۔ لیکن یار لوگ تو نبی علیہ السلام کے لئے ماننے کو کفر و شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

تو حضرت والد ادھر متوجہ ہوئے اور توجہ کے دوران آپ کے بدن پر ملال ظاہر ہوا حاضرین نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ کچھ دنوں کے سخت سفر نے تھکا دیا، جب وہ لڑکا واپس آیا تو بیان کیا کہ وہاں ڈاکو آئے ہوئے تھے میں نے اپنی بہلی کو ایک طرف کر دیا وہاں حضرت والا صورت مثالی میں موجود تھے ڈاکوؤں نے پورے قافلے کو لوٹا مگر میری بہلی محفوظ رہی (انفاس العارفین صفحہ ۱۲۴)

(فوائد): (۱) شیخ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے مستقبل کا حال بتا دیا یعنی محمد فاضل کے بیٹے کی سلامت واپسی کی خبر دیدی ساتھ ہی ڈاکوؤں کے حملہ کا حال بھی بتا دیا (۲) اتنا دور سفر کئے فاضل کے بیٹے کی مدد فرمائی (۳) بیک وقت اجیر میں بھی موجود تھے اور دہلی میں بھی۔ لیکن یہ لوگ یار امام الانبیاء والمرسلین، رحمۃ اللعالمین، خاتم النبیین، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ (ﷺ) کے لئے ایسے مناقب و فضائل ماننے اور بیان کرنے پر شرک کے فتویٰ جڑ دینے سے دیر نہیں کرتے آزا کر دیکھئے۔

(بلجاء و ماویٰ رسول اللہ ﷺ)

شاہ صاحب نے اپنے مسلک کے مسلمانوں کو ایک ہدایت فرمائی کہ سارا بدست کہ کہ حرمین شریفین رویم رو کے خود را بر آلا آستانہائے مالیم سعادت ماء نیست اشتقاوت و اعراض (شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات صفحہ ۱۸)

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم حرمین شریفین جائیں اور اپنے چہرے بیت اللہ و بیت رسول (ﷺ) پر ملیں ہماری سعادت اسی میں اور اس سے روگردانی ہماری بد بختی اور شقاوت۔

فائدہ: یہ ہمارے اہلسنت کی ضمیر کی آواز ہے لیکن ہمارے حریف نے تو ”ملت

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

محفل میلاد شریف اور اسکی برکتیں

(۱) كنت قبل ذلك مكة المعظمة في مولد النبي ﷺ في يوم ولادة والناس يصلون على النبي ﷺ ويذكرون اوصافه التي ظهرت في ولادته ومشاهدة قبل بعثة فرأيت انواراً استطعت دفعة واحدة لا أقول نبي ادر كتبها ببصر الجسد ولا أقول ادر كتبها ببصر الروح فقط والله اعلم كيف كان الامر بين هذا وذلك فاملت تلك الانوار رنوجدتها من قبل الملائكة المؤكلين بامثال هذه المشاهدة بامثال هذه المجالس ورأيت يخالطه انوار الملائكة انوار الرحمة (فيوض الحرمين)

ترجمہ میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں تھا مولد النبی (ﷺ) میں بروز ولادت بارہویں تاریخ ربیع الاول کی اور یہ لوگ درود شریف پڑھتے تھے اور وہ کرامات ذکر کرتے تھے جو بوقت ولادت ظاہر ہوئیں اور وہ حالتیں جو قبل نبوت وقوع میں آئیں تھیں میں نے دیکھا کہ یکا یک انوار غیبی بلند ہو گئے میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے یہ واقعہ ظاہری آنکھ سے دیکھا یا باطنی آنکھ اور بصیرت روحی سے اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عالم تھا درمیان ظاہر و باطن کے غرض میں نے تامل کر کے غور سے ان انوار کو دیکھا تو وہ ان فرشتوں کے انوار تھے جن کو حق تعالیٰ نے معین کر رکھا ہے اس بات پر کہ ایسے ایسے مقامات میں اور ایسی ایسی مجلسوں میں حاضر ہوا کریں۔ اور یہ بھی میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ انوار رحمت کا خلط ملط ہو رہا تھا یعنی ایک تو ملائکہ خود اجسام نوری ہوتے ہیں دوسرے انوار رحمت حاضرین مجلس کیلئے نازل ہوئے یہ دونوں نور مل کر مجلس و اہل مجلس نور علی نور ہو رہے تھے۔

فائدہ: شاہ صاحب نے مجلس میلاد میں شرکت کر کے اہلسنت کے رسومات پر

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

کس طرح مہر ثبت فرمائی اور مزید برآں مجلس میلاد پر انوار باڑی کی بارش معائنہ فرمائی دیوبندیوں، وہابیوں کے تمام دعاوی باطل کر دیئے جبکہ یہ لوگ مجلس میلاد کو کس طرح گندی تشبیہیں دیتے ہیں اور اس مجلس میں شریک ہونے والوں کو کیسے گندے گندے فتویٰ سے نوازتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ میلاد کرنے والوں کو بارگاہ رسالت میں بہت بڑی رسائی نصیب ہوتی ہے۔

رسول اکرم (ﷺ) کا سایہ نہ تھا

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کا واقعہ لکھتے ہیں کہ والد ماجد نے فرمایا کہ ایک بار مجھے بخار نے آ لیا اور بیماری نے طول پکڑا یہاں تک کہ زندگی سے ناامید ہو گیا اسی دوران مجھ پر غنودگی طاری ہوئی میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز سامنے موجود ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹے! حضرت پیغمبر (ﷺ) تیری بیمار پری کے لئے تشریف لا رہے ہیں شاید تیری پابنتی کی طرف سے تشریف لائیں اس لئے چار پائی کو اس طرح رکھنا چاہئے کہ حضور (ﷺ) کی طرف تمہارے پاؤں نہ ہوں یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا قوت پائی نہیں تھی کہ حاضرین نے میرے اشارے پر چار پائی کا رخ پھیر دیا اس وقت حضور (ﷺ) تشریف فرما ہوئے اور فرمایا ”کیف حالک یا بنی“ (میرے بیٹے کیا حال ہے) اس کلام کی لذت اس قدر غالب ہوئی کہ مجھ پر آہ بکا اور وجد و اضطراب کی عجیب کیفیت طاری ہو گئی، حضور (ﷺ) نے اس انداز سے مجھے اپنی بغل میں لیا کہ داڑھی مبارک سر پر تھی اور آپکا جبہ مبارک میری آنکھوں سے تر ہو گیا پھر آہستہ آہستہ وجد و اضطراب کی کیفیت حالت سکون میں بدل گئی اس وقت میرے دل میں آیا کہ ایک مدت سے موئے مبارک کی آرزو رکھتا ہوں کیا کرم ہو کہ اسی وقت تبرک عنایت فرمادیں میرے اس خیال سے آپ مطلع ہوئے اور داڑھی

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مبارک پر ہاتھ پھیر کر دو مقدس بال میرے ہاتھ میں تھما دیئے پھر میرے دل میں خیال آیا کہ دونوں مقدس بال عالم بیداری میں بھی باقی رہیں گے اس کے بعد اپنے صحت کلی اور طویل عمر کی خوشخبری سنائی اس وقت مرض سے افاقہ ہو گیا میں نے چراغ منگوا دیا وہ دونوں مقدس بال اپنے ہاتھ میں نہ پائے تو غمگین ہو کر بارگاہ عالی میں متوجہ ہو انصیبت واقع ہوئی اور حضور سرور عالم (ﷺ) مثالی صورت میں جلوہ گر ہوئے فرمایا عقل و ہوش سے کام لو وہ دونوں بال احتیاطاً تمہارے سر ہانے کے نیچے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو، لافاقہ ہو جیتے ہی میں نے وہ مقدس بال وہاں سے اٹھائے اور تعظیم و تکریم سے ایک جگہ محفوظ کر کے رکھ دیئے اس کے بعد دفعۃً بخار ٹوٹا اور صحت کلی نصیب ہوئی۔ اس سلسلے میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے کہ ان دونوں بالوں کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپس میں گتے رہتے ہیں مگر جب درود پڑھا جائے تو جدا جدا کھڑے ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تاثیر تبرکات کے منکروں میں سے تین آدمیوں نے امتحان لینا چاہا میں اس بے ادبی پر ناراض ہوا مگر مناظرہ نے طول کھینچا تو کچھ عزیزان موئے مبارک و مقدس کو سورج کے سامنے لے گئے اس وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ سورج بہت گرم تھا اور بادلوں کا موسم بھی نہیں تھا۔ یہ واقعہ دیکھ کر منکروں میں سے ایک نے توبہ کی اور دوسروں نے کہا یہ اتفاقی امر ہے عزیز دوسری مرتبہ لے گئے تو دوبارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہو گیا اس پر دوسرے منکر نے بھی توبہ کر لی مگر تیسرے نے کہا یہ تو اتفاقی بات تھی یہ سن کر تیسری بار موئے مقدس کو سورج کے سامنے لے گئے سر بارہ بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا تو تیسرا منکر بھی توبہ کرنے والوں میں شامل ہو گیا۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک مرتبہ میں یہ موئے مبارک باہر لے آیا تاکہ لوگ زیارت کریں بڑا مجمع تھا ہر چند صندوق تبرک کا تالا کھولنے کی کوشش کی گئی لیکن نہ کھلا اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ فلاں آدمی ناپاک ہے جس کی ناپاکی کی شامت کے سبب یہ نعمت میسر نہیں آرہی عیب پوشی کرتے ہوئے میں نے سب کو تجدید

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

طہارت کا حکم دے دیا وہ ناپاک آدمی بھی مجمع سے چلا گیا اسی وقت بڑی آسانی سے تالاکھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی حضرت والد ماجد نے آخری عمر میں جب تبرکات تقسیم فرمائے تو اب دونوں بالوں میں سے ایک (کاتب الحروف) شاہ ولی اللہ کو عنایت فرمایا جس پر پروردگار عالم کا شکر ہے (انفاس العارفين اردو صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵)۔

(دعوت غور و فکر) یہ کہانی کسی معمولی صوفی یا بریلوی مولوی کی نہیں بلکہ بقول مخالفین مجدد دین مفکر اسلام حکیم الامت وغیرہ کے قلم کا شاہکار ہے اس سے بے شمار فوائد مرتب ہو سکتے ہیں چند ایک ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضور علیہ السلام کو اپنے غلاموں کے حال کے ذرہ ذرہ کی خبر ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں

ہو جو بے خبر غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

(۲) غلاموں کی دستگیری چاہنے جہاں چاہیں تشریف لے جائیں۔ اسی لئے ہم فرمادی ہو کر عرض کرتے ہیں

خدا را سوئے مشتاقان نگاہے ﴿☆﴾ بیایا سے گر نباشد گاہ گاہے

(۳) غلاموں کے دل کے اسرار سے واقف ہیں۔

(۴) اگرچہ عالم برزخ میں ہیں لیکن حقیقی اور جسمانی حیات کے مالک ہیں عالم کی تبدیلی سے فرق نہیں ہوا۔ تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

(۵) حضور علیہ السلام کی منسوب ہر شئی زندہ اور علم رکھتی ہے تبھی تو بال مبارک درود پڑھتے وقت جدا ہو جاتے۔

(۶) حضور علیہ السلام کے معجزات اور آپ کے متعلق کسی قسم کا امتحان لینا بے ادبی و گستاخی ہے تبھی تو امتحان لینے والوں پر شاہ عبدالرحیم ناراض ہوئے۔

(۷) حضور سرور عالم (ﷺ) کا سایہ نہ تھا۔

(۸) منکرین شان رسالت ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ اس

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

زمانہ میں تھوڑے اب کیڑوں مکڑوں کی طرح ہر جگہ ملتے ہیں اور وہ خدی نہ تھے اور ہمارے دور میں ضد اور ہراسہ دہری میں اپنی نظیر آپ ہیں۔
(۹) بے ازبی گستاخی میں سخت محبت ہوتی ہے۔

(۱۰) اللہ والوں کو عوام کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے (تلك عشرة کامله) علم کلی کا ثبوت: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن میں مراقبے پر تھا کہ میت کی کیفیت طاری ہو گئی میرے لیے وقت چالیس ہزار برس کے برابر وسیع کر دیا گیا اور اسی مدت میں آغاز آفرینش سے روز قیامت تک ہونے والی مخلوق کے احوال و آثار کو مجھ پر ظاہر کر دیا گیا۔

فوائد: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کیلئے ساری خدائی کے اسرار ایک لمحہ میں معلوم کر لینے کے لئے ثابت کر رہے ہیں تو یہ نہ شرک نہ کفر بلکہ اسے تجدید اسلام و کھنت البید کا سرچشمہ وغیرہ وغیرہ کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے اگر ہم غریب اپنے آقا و مولیٰ امام الانبیاء والاولیاء حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ (علیہ السلام) کے لئے بیان کریں تو یہ لوگ شرک و کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔

تقدیر مبرم قل گئی: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد گرامی نے فرمایا اور نگ زیب عالم گیر نے ہدایت اللہ بیگ کو اپنے منصب سے ہٹا دیا وہ میرے پاس بہت رنجیدہ خاطر اور شکستہ دل ہو کر آیا اور عاجزی اور زاری کے ساتھ روتا رہا میں نے اس کے معاملے پر توجہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ اس بارے میں تقدیر مبرم ہو چکی ہے با لآخر میں نے بارگاہ الہی میں عرض کی کہ اگر یہ کام میرے حسب نشانہ ہوا تو میں صوفیانہ لباس اتار کر پھینک دوں گا چنانچہ قضائے مبرم ٹال کر اسے اپنے منصب پر بحال کرنے کا وعدہ کیا گیا۔

میں نے کہا اس سے بھی اسے ترقی ملنی چاہیے چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

منصف مزاج مسلم سے: (۱) شاہ عبدالرحیم نے تقدیر مبرم ٹالنے پر بارگاہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

حق میں عرض کیا کہ کام میرے حسب نشانہ ہوا تو میں صوفیانہ لباس اتار بیٹھوں گا یہی بڑھیا کے بیڑے ترانے پر غوث اعظم رضی اللہ عنہ دیکھ کر بزرگوں کے لئے ہم اہلسنت کچھ بیان کرتے ہیں یہ لوگ ہمیں غالی ہونے کا فتویٰ جو دیتے ہیں اس کا نام اگر غلو ہے تو بتائیے شاہ ولی اللہ اور ان کے والد گرامی و دیگر اولیاء کرام کیا ہوئے۔

یک نہ شد دو شد: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حکایت مذکورہ بیان کر کے تبصرہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ سے اس قسم کے واقعات بے شمار روایات کئے گئے ہیں اور انکی تاویلات بھی موجود ہیں (انفاس العارفین صفحہ ۲۵۲) یہی اہل سنت کا دعویٰ ہے کہ اولیاء اللہ بارگاہ خداوندی میں ناز کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انکی ناز برداری فرماتا ہے۔

شاہ احمد رضا: شاہ ولی اللہ اگر تقدیر مبرم کے نہ صرف قائل بلکہ والد گرامی کیلئے ایک حقیقت اور واقعہ بنا کر دکھائیں تو عین اسلام اگر شاہ احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے نبی پاک شہ لولاک (علیہ السلام) کو عرض کریں۔ میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے ☆☆ کہ مجھ کو اثبات کے دفتر یہ ہے کڑوا تیرا اور بارگاہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ میں عرض کریں۔

حکم نافذ ہے تیرا حامد تیرا سیف تیری (۱) دم میں جو چاہے کرے دور ہے شاہ تیرا تو مشرک و بدعتی یہ کیوں؟ اس کا جواب ناظرین کے حوالے۔

ختم خواجگان: (۱) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد گرامی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شیخ عبدالواحد (مجدد الف ثانی کے پوتے) کے گھر گیا تو وہ ختم خواجگان پڑھ رہے تھے (انفاس العارفین صفحہ ۵۲)

(۲) طریقہ ختم خواجگان چشت اہل بہشت قدس اللہ اسرارہم کی ترکیب مفصل طور پر بیان فرمائی ملاحظہ ہو۔

پس وہ مرتبہ درود خواندہ ختم تمام کنند و بر قدرے شریف فائدہ بنام خواجگان

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تبھے؟

چشت عموماً بخوانند و حاجت از خدائے تعالیٰ سوال نمایند آئی آخر وہ جائز اور مباح ہونا تو اور بات ہے یہاں تو امر فرما رہے ہیں کہ اس طرح پڑھیں۔ اور وہابی فرمائیں گے شرک ورنہ کم از کم بدعت تو ضرور ہے۔

علم اور ختم خواجگان: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر پڑھتے پڑھاتے ہیں۔

علم مافی الغد: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ میرے والد ماجد (شاہ وجیہ الدین) جو شہید ہوئے تھے کبھی کبھی باقاعدہ جسمانی صورت میں پھرے پاس تشریف لاتے انہوں نے اپنی بھتیجی کریمہ کی بیماری میں شاہ وجیہ الدین کی آمد اور بیماری سے اسکی نجات یعنی اس کی موت کی قبل از وقت اطلاع کا واقعہ لکھا ہے۔

(معرکتہ الارامائل حل ہو گئے)

(۱) شاہ ولی اللہ کے دادا جان مرنے کے بعد جسمانی صورت سے تشریف لائے اور چھوٹے میاں (اسماعیل وہابیوں، دیوبندیوں کے امام) نے کہا کہ نبی علیہ السلام مرکز میں مل گئے ہیں۔

(۲) حال و استقبال کی خبریں سنایا کرتے تھے لیکن یار لوگوں نے فتوے شائع کئے کہ نبی علیہ السلام کے لئے مافی الغد (آئندہ کے حالات جاننا) عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

(۳) موت کی قبل از وقت اطلاع سوائے خدا کے کسی دوسروں (نبی ہو یا ولی) کیلئے ماننا انکے نزدیک شرک ہے اور ہم جائز مانتے ہیں۔

علم غیب کلی: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن عصر کے وقت مراقبے میں تھا کہ غیبت کی کیفیت طاری ہو گئی اور میرے لئے یہ وقت چالیس ہزار برس کے برابر وسیع کر دیا گیا اور اس مدت میں آغاز آفرینش سے روز قیامت تک پیدا ہونے والی مخلوق کے احوال و آثار مجھ پر ظاہر کر دیئے گئے (خدا انصاف)

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے لئے ”ماکان وما یكون“ یعنی علم غیب کلی کا ثبوت پیش فرما رہے ہیں لیکن یار لوگ نبی کریم رؤف الرحیم (ﷺ) کے لئے ماننے والے کو کافر و مشرک کہتے ہیں آزا کر دیکھئے۔

مختار کل: کاتب الحروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ خواجہ محمد سلطان نے ایک گھوڑا لے رکھا تھا جو اس نے والد ماجد کو دیکھایا آپ نے تنہائی میں بلایا اس وقت یہ فقیر (شاہ ولی اللہ) بھی وہاں موجود تھا۔ اور فرمایا کہ گھوڑا تو خوب ہے مگر اس کی عمر کم ہے اس نے عرض کی میں چاہتا ہوں کہ میری بد زبان اور بد عادت بیوی کی ہر اسکو مل جائے، آپ نے متبسم ہو کر فرمایا اچھا ایسے ہی ہو جائیگا، تین ماہ کا عرصہ نہ گزرا کہ اسکی بیوی مر گئی اور اس نے گھوڑا بیچ کر خوب نفع کمایا۔

(تیرے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی):

ہم مذکورہ مصرعہ اگر حضور نبی علیہ السلام یا کسی ولی کے لئے پڑھیں تو بچے مشرک اور وہی بات شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ صرف اپنے ابا جان کے لئے سنا دیں تو مجدد دین حکیم الامت اور امام الہند، یہ نا انصافی کیوں؟

پھر بڑی تعجب خیز بات یہ کہ اشرف المخلوقات کی عمر ایک گھوڑے کو دے دینا جو کہ بعد کو اس سے اس گھوڑے کا مالک جہاد کے لئے نفع کمانے کے لئے رکھا ہوا تھا۔

(دل کی بات): شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد مرحوم کے تصرفات میں لکھتے ہیں فرمایا کہ ایک دفعہ سید لطف کے دولت کدہ پر جانا ہوا۔ تو وہاں ایک ایسے فاضل سے ملاقات ہوئی۔ جو صوفیا کی بعض باتوں کا منکر تھا اتفاقاً نماز کا وقت ہو گیا اسے مصلی پر کھڑا کر دیا گیا اس وقت چوبیس پر دیگچہ رکھا ہوا تھا۔ اور نوکر بازار گیا ہوا تھا منکر صوفیاء (جو امامت کر رہا تھا) اسکے خیال میں گذرا کہ کہیں طعام نہ جل جائے اور پوری نماز میں اسے یہ خیال ستاتا رہا میں اسکی بات پر روحانی طور پر مطلع ہوا اور اس کی اقتدا چھوڑ کر تنہا نماز شروع کر دی جب وہ نماز ختم کر چکے تو میرے ساتھ رنج سے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

پیش آئے میں نے کہا کہ بھائی جان ناراض مت ہو تم تو نماز میں اپنے نوکر کے پیچھے دوڑ رہے اور طعام پکا رہے تھے پھر میں تمہاری اقتدا کیسے کرتا۔ یہ سکر اس نے تحسین و آفرین کی اور اپنی غلطی کا اعتراف کر کے احوال صوفیہ کے انکار سے توبہ کی۔

(انفاس العارفین صفحہ ۱۲۹)

فائدہ: علیم بذات الصدور اللہ تعالیٰ کی صفت ہے لیکن ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو اپنی جس صفت کا مظہر بنائے وہ قادر ہے۔ اسی قاعدہ کے تحت ہم انبیاء اولیاء کیلئے علم مائی الصدور باذن اللہ کے قائل ہیں اور وہابی دیوبندی ایسے عقیدہ والوں کو کافر مشرک کہتے ہیں اس واقعہ کو پڑھ کر شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی کچھ فرمائیں۔

(نذر لغیر اللہ): شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ قصبہ درمنہ میں مخدوم اللہ دیا کی زیارت کو گئے رات کا وقت تھا اس جگہ فرمایا کہ مخدوم ہماری ضیافت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کچھ کھا کر جاؤ حضرت نے توقف فرمایا یہاں تک کہ کھانا دمیوں کا نشان منقطع ہو گیا ساتھی اکٹا گئے اس وقت ایک عورت اپنے سر پر چاول اور شیرینی کا طبق لئے ہوئے آئی اور کہا کہ میں نے نذر مانی تھی جس وقت خاوند گھر آئے گا اس وقت یہ کھانا پکا کر مخدوم اللہ دیا رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں بیٹھنے والوں کو پہنچاؤ گی وہ اس وقت آیا اور میں نے اپنی نذر پوری کی (انفاس العارفین صفحہ ۲۵)

فوائد: (۱) شاہ صاحب کے والد مرحوم نے ایک ولی اللہ کے مہمان ہو کر ثبوت دیا کہ اللہ والے زندہ ہیں (۲) شاہ صاحب کے زمانہ میں بھی اولیاء کرام کے مزارات کیلئے نذر مانتے تھے اگرچہ وہ نذر اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتی تھی لیکن درمیان میں اللہ والوں کا نام وسیلہ کے طور پر کہا جاتا ہے۔ اسے نذر لغیر اللہ کہنا جہالت اور حماقت ہے۔

(۳) اللہ والوں کے مزارات کے نذرانے حلال و طیب ہیں: مختصر آنکھ: یوں تو انفاس

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

العارفین ہر توسل، استمداد تصرفات اولیاء کشف و اطلاع خواطر۔ ریاضت اور ادو وظائف اور اشتغال غرضیکہ مسلک صوفیاء کرام کے واقعات و حکایات سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن یہ چند حوالہ جہات پیش کئے ہیں۔ اسکے چیدہ چیدہ اور ضروری واقعات و کرامات فقیر نے کرامات الاولیاء بحکایت لاصفیاء میں درج کر دیئے اور مکمل انفاس العارفین اردو ترجمہ المعارف لاہور نے شائع کیا ہے شائقین اسکا مطالعہ کیجئے۔ اب شاہ صاحب کے دوسری کتابوں کے حوالے جات

(جہاز بھونک اور دم درود): حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم فرماتے تھے کہ میں نو یا دس سال کا تھا کہ سلسلہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ ہاشم نامی بخارا سے تشریف لائے وہ ہمارے محلہ میں ساکن تھے مجھ پر بہت التفات فرماتے تھے ایک دفعہ فرمایا میں ایسا درود جانتا ہوں جو اسے پڑھے مالدار ہو جائے میرا دل اس وقت تمام تعلقات سے منقطع تھا میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ میرے والد کی وساطت سے ضرورت کے موافق مجھے رزق عطا فرمادیتا ہے زائد کی مجھے حاجت نہیں، وہ بزرگ میری یہ بات سن کر چپ ہو رہے پھر چند دن کے بعد فرمایا مجھے ایسی دعا یاد ہے کہ اگر کوڑھی پر دم کیا جائے تو اسکا کوڑھ جاتا رہے میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مرض سے محفوظ رکھا ہے اگر کوئی جذامی ملا تو اسے آپکی طرف رہنمائی کر دوں گا حضرت خواجہ پھر خاموش ہو گئے چند دن کے بعد فرمایا صاحبزادے درود اور دعا سے ہمارا مقصد تو صرف یہ تھا کہ آپ جیسے بلند استعداد حضرات کو قابو کیا جائے لیکن آپ بڑے ہی بلند ہمت ہیں دراصل ہم چاہتے ہیں کہ اشغال صوفیہ میں سے آپ کوئی شغل حاصل کر لیں میں نے عرض کیا برسرو چشم حاضر ہوں چنانچہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسم ذات کا شغل مجھے تلقین فرمایا الخ

(فوائد) (۱) معلوم ہوا کہ درود شریف اور دعاؤں سے فوائد اخرویہ کے علاوہ دینی

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

فائدے کی حاصل ہوتے ہیں۔

اس حال و دولت شفاء امراض کا حصول دعا اور درود سے ہوتا ہے اسکا انکار جہالت اور بے دینی ہے۔

(۳) یہ کہ استقامت اور ناعت بڑا کمال ہے اور اشتغال صوفیہ برحق ہے،

(ولی کا حجرہ بند کر دیا گیا) حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ ادریس سامانی رحمۃ اللہ علیہ حجرہ میں حق تعالیٰ کے ساتھ مشغول تھے انکے گھر والوں کی عادت تھی کہ جانوروں کا چارہ اوڑھ بھوسہ وغیرہ اس حجرہ میں ہر سال ذخیرہ کر دیا کرتے تھے اتفاقاً اسی وقت چارہ بھرنا شروع کیا اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے اس حجرہ میں مشغول ہونے کی کئی کو خبر نہ تھی۔ حضرت شیخ کو بھی ایسی قوی غیبت تھی کہ انہیں اس حجرہ میں چارہ وغیرہ بھرے جانے کا احساس نہ ہوا گھر والوں نے چارہ بھر کر حجرہ کا دروازہ بند کر دیا بہت دیر کے بعد شیخ کو ڈھونڈھا مسجد میں تلاش کیا لیکن نہ پایا آنے جانے والوں سے دریافت کیا کچھ پتہ نہ چلا بالآخر مایوس ہو گئے اور تلاش چھوڑ دی چھ مہینے کے بعد جانوروں کے جب چارہ نکالنے کی ضرورت ہوئی تو حجرہ کھول کر چارہ نکالا اور چارہ نکالنے والے کا ہاتھ حضرت شیخ پر پڑ گیا اسے محسوس ہوا کہ یہاں کوئی ہے جب اچھی طرح دیکھ بھال کی تو شیخ مل گئے اور انہیں پہچان لیا گیا لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور اس وقت حضرت شیخ کو بھی غیبت سے اتفاقہ حاصل ہوا مگر انہیں چھ مہینے کی طویل مدت بالکل محسوس نہ ہوئی اور اتنے عرصہ تک نہ کھانے پینے کی وجہ سے جسم پر ضعف و ناتوانی کا کوئی اثر بھی نہ پایا گیا یہ واقعہ نوادرات سے ہے۔ (انفاس العارفين صفحہ ۸)

فوائد: (۱) معلوم ہوا کہ بزرگوں پر مشغول بحق تعالیٰ ایسی قوی ہوتی ہے کہ ماسویٰ اللہ کی طرف التفات نہیں رہتا۔

(۲) یہ کہ جسمانی غذاؤں کی حاجت روحانی لوگوں کو نہیں ہوتی جب اولیاء اللہ کی

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

روحانیت کا یہ حال ہے کہ چھ ماہ تک کھانے پینے اور دیگر ضروریات بشریہ کو بالکل سے بالکل بے نیاز ہو جاتے ہیں تو سید عالم حضرت محمد رسول اللہ (ﷺ) کی کیا شان ہوگی جنکی روحانیت اور روحانیت تمام اولیاء بلکہ جملہ انبیاء اکرم السلام علیہم اجمعین کی ملائکہ مقربین سے بھی افضل اور اعلیٰ ہے انہیں اہل سنت کی تائید کی تصوف کی معرکہ کی کتاب ”انتباه فی سلاسل اولیاء اللہ“ تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ میں بھی اپنے موقف میں پیش کر سکتے ہیں اس لئے کہ اس کتاب میں قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی اولیاء اللہ کے مبارک سلسلوں کے علاوہ نفس کی اصلاح و دیگر مسائل طریقت و مختلف وظائف و معمولات کا بیان ہے اور پیری مریدی کے آداب کشف قبور خواجهان حزب البحر دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ اور اوراد فتحیہ کا ذکر ہے یہ کتاب بہت سے اختلافات دور کر سکتی ہے اگر کوئی چاہے کہ اہلسنت اور اسکے حریفوں کے درمیان فیصلہ کن محاذ ہو تو کتاب سامنے رکھتے ہوئے ہم اسکے مفید اقتباسات پیش کرتے ہیں۔

ندائے یارسول اللہ: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ادفتیہ کی سندیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔ فریضہ و نماز بامداد گزار و چوں سلام دہد یا اور ادفتیہ خواندن مشغول شود کہ از تبرکات انفاس و چہار صد ولی کامل شدہ است الخ ترجمہ: صبح کی نماز پڑھ کر جب سلام پھیرے تو ”اور ادفتیہ پڑھنے میں مشغول ہو اس لئے کہ یہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے۔“ (الانتباه صفحہ ۱۳۲)

فائدہ: اور ادفتیہ میں جس کا دل چاہے شمار کرے سترہ بار ندائے یارسول اللہ (ﷺ) ان الفاظ سے ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا خلیل اللہ الی آخرہ۔ ہمارے حریفوں سے پوچھئے کہ ندائے یارسول اللہ اگر شرک ہے تو پھر وہ ایک ہزار چار سو ولی کا کلام کیسا بلکہ شاہ ولی اللہ نے لکھا۔ کہ اور ادفتیہ کے مصنف کو خود حضور سرور عالم (ﷺ) نے یہی اور ادفتیہ عطا

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

فرمایا: "خذ هذه الفتية اس فتية كوكبر اسی وجہ سے اسکا نام بھی فتیہ رکھا۔
(۱۱) اغتباہ صفحہ ۱۴۳)

قصیدہ بردہ شریف: اسکا نام سن کر وہابی غیر مقلد تو کانپ جاتے ہیں
مندی تفتیہ خاموش تو رہتے ہیں لیکن چاہتے ہیں کہ بس چلے تو قصیدہ بردہ شریف
بہانہ سازی سے مجبور ہو کر اسکی عظمت کے قائل ہو کر تاویلوں (یعنی حیلوں
بہانہ سازیوں) سے جان بچا لیتے ہیں یہ بھی ہو قصیدہ بردہ شریف مشائخ عظام و علماء
کرامؒ اور ادو وظائف میں داخل نہایت مقبول با برکت ہے اور بہاء الدین وزیر کا
حال یہ تھا کہ وہ محل تعظیم سے برہنہ سر برینٹ پا کھڑا ہو کر اس قصیدہ مبارک کو سنا کرتا
تھا اور حلی اور زرقانی اور قسطلانی سب صاحب بردہ کے مداح ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اس قصیدہ کو پڑھا اور اسناد حاصل کی
(۱۲) اغتباہ صفحہ ۱۶۳) رسالہ اغتباہ میں لکھتے ہیں۔ واما قصيدة البردة فاخبرنا بها
ابن طاهر من الشيخ احمد الخلی عن محمد بن العلاء الباهلی الی ان
قال عن ناظمها شرف الدین محمد ابن سعید بن حماد البوصیری
رحمة الله عليه انتهى الاصل، اس مقبول قصیدہ میں خطاب حاضر ساتھ رسول اللہ
(ﷺ) کے جا بجا ہے ازاں جملہ دو مقام میں خاص ندا بطور فریاد اور داد خواہی کے
موجود ہے

یا اکرم الخلق مالی من الودیه

سواک عند حلول الحادث العمم

رسول اللہ (ﷺ) کو ندا کرتے ہیں کہ اے بزرگ ترین خلایق کوئی میرا نہیں

جس کی پناہ پکڑوں سو آپکے وقت اترن بائے عام کے، دوسرا شعر یہ ہے

ولن یضیف رسول الله جاک بی

اذا لکرم تعجلنی باسم منتقم

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

اس میں رسول اللہ (ﷺ) منادی اور لفظ ندی محذوف بقاعدہ عربیت لکھی کچھ
کم نہ ہوگی شان آپکی یا رسول اللہ ہماری شفاعت کرنے سے جس وقت اللہ تعالیٰ ظہور
فرمادے گا صفت انتقام ہے۔

ناظرین: ہمارے حریفوں نے استفسار کر کے ان سے جو جواب عنایت فرمادے
ہمیں مطلع فرمائیے تاکہ سندر ہے اور بوقت سرور پر کام آئے۔

طواف قبر: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کشف قبور کا طریقہ بتاتے ہوئے لکھا
کہ "بعده ہفت کرت طواف کند (۱۱) اغتباہ صفحہ ۱۱۳) یعنی بعد ازاں سات بار ولی کے
مزار کا طواف کرے۔

فائدہ: اگرچہ ہمارے نزدیک یہ طواف لغوی معنی پر محمول ہے لیکن یار لوگ جیسے
ہمارے اوپر فتویٰ بازی کرتے ہیں ذرا شاہ صاحب پر بھی طبع آزمائی فرمائیں۔

(یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ اللہ): اور ختم قادریہ یہ وظیفہ "وہابیہ دیوبندیہ کے
نزدیک شریک کے علاوہ ڈٹ کر بھی ہے لیکن سلسلہ قادریہ میں مروج ہے اور شاہ ولی
اللہ رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ سے بھی مجاز ہے چنانچہ اغتباہ میں مفصل سند موجود ہے
اور شاہ عبدالعزیز محدث، بلوی رحمۃ اللہ علیہ ختم قادریہ کے متعلق اجازت نامہ تحریر
فرما کر مریدین متوسلین، عنایت فرماتے، اہلی ترکیب ہے دو رکعت نفل بعد ازاں یک
صد و بار بار کلمہ تمجید و یکصد بار بار شیخ اللہ یا شیخ عبدالقادر
جیلانی الخ

دلائل الخیوات شریف: یہ کتاب مبارک وہ ہے جس کے ورد سے ان
گنت خوش نصیب حضرات بارگاہ رسالت میں پہنچے اور آپکی زیارت سے مشرف
ہوئے انکے فضائل و کمالات میں ہمارے وہابی غیر مقلد تو بدستور اسے اسی نگاہ سے دیکھتے
ہیں جیسے آج نجدی کے دور حکومت میں ہے اسکا پڑھنا تو درکنار ساتھ رکھنا بھی جرم
عظیم ہے دیوبندی خاموش رہنے کو سلامتی سمجھتے ہیں لیکن شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

مشائخ کے اوراد میں اسکی اپنی سند یوں بیان فرماتے ہیں،

دلایل الخیرات فاخبرناہ شیخنا ابو طاہر عن الشیخ احمد النحلی الخ (الانتباہ صفحہ ۱۶۴)

فائدہ: دلائل الخیرات شریف میں کیا ہے اس میں وہی ہے جسے ہمارے حریف بریلویت بھی تعبیر کرتے ہیں۔

(الانتباہ کے عنوانات): شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں سینکڑوں ایسے عنوانات قائم فرمائے جنہیں سامنے رکھتے تو بریلویت نظر آئیگی فقیر اختصار کے طور پر چند عنوان دکھاتا ہے (۱) خیر القرون میں نہ خرقہ خلافت کا رواج تھا نہ بیعت مرو جہاں یہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں رسم جاری ہوئی ہے (۲) بیعت کی قسم ہے ان میں ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو یہی ہم اہلسنت میں زیادہ رائج ہے (۳) سلسلوں کے اسماء (i) قادریہ (ii) چشتیہ (iii) نقشبندیہ (iv) سہروردیہ۔ وغیرہ وغیرہ (۳) ان ناموں کو سن کر ہی غیر مقلدین کی جان لبوں پر آ جاتی ہے اگرچہ دیوبندی اپنے روایتی تقیہ پر اس دھندے میں اہل سنت سے کوسوں آگے نکل گئے ہیں۔

(۴) شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر سلسلہ سے سند کا بیان (۵) ذکر قادریہ بالجہر اسکا وہ طریقہ جسکا احادیث سے نشان تک نہیں ملتا ہر نماز کے علیحدہ علیحدہ ذکر کے طریقے نماز حفظ الایمان اور ادا بین اور ان کے طریقے (۶) مشائخ نقشبندیہ کے شعبے اور انکا خرقہ خلافت اور اشغال نقشبندیہ اقسام شیوخ اقسام ذکر نقشبندیہ مقامات سیرائی اللہ سیر فی اللہ۔ توجہ۔ مراقبہ۔ فنا۔ بقا (۷) مرید کے باطن پر تصرفات (۸) تحقیق احوال میت یعنی کشف قبور سلب ظلمات مرید (۹) آداب مرید در حق پیر (۱۰) لطیفہ روح سر خفی واخی (۱۱) مراقبات (۱۲) توجہ یعنی اثبات۔ تجلیات (۱۳) غلبہ شہود تو حید وجودی و شہودی (۱۴) سلسلہ چشتیہ اور اسکے شعبے اور طریقہ وظیفہ چشتیہ ذکر برائے کشف قبور

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

اور طواف مزارات ختم خواجگان چشت (۱۵) سلسلہ سہروردیہ و دیگر سلسل کے اسماء مع ذکر وغیرہ وغیرہ (۱۶) اور اذنیہ اور سند کتاب قوت القلوب و سند الخرب البحر شریف سند دعائے سیفی و جواہر خمسہ اور سند تسبیح پر وجہ وغیرہ وغیرہ۔

یہ تمام اصطلاحات بدعت ہیں اگرچہ کوئی دیوبالی دیوبندی ”کل بدعتہ ضلالہ و کل ضلالۃ فی النار“ جس طرح ہمارے لئے کروڑ بار پڑھکر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں اگر صرف ایک بار دہلی کی طرف دم کر دیں یا ناظرین ان سے تحریر کرادیں تو فقیر سے منہ مانگا انعام پائیں۔

یاعلی مدد: یہ نعرہ ایسا ہے کہ ہندو پاک کی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہندو سر ڈرتے تھے اور دیوبالی دیوبندی ہم سے سر ڈرتے رہتے ہیں لیکن شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جواہر خمسہ اور دعائے سیفی کی سند تحریر فرما کر دیوبندیوں کو قیامت تک ڈرا لگے اس لئے کہ جواہر خمسہ میں دعائے سیفی کے الفاظ یہ ہیں۔

ناد علیاً: ناد علیاً مظہر العجائب تجدد عونا لک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی بولایتک یاعلی یاعلی یاعلی۔

فائدہ: اس میں اور بھی بڑے ڈراؤنے مسائل شاہ صاحب نے بتادیئے مثلاً فرمایا ناد علی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکارنے اور ندائے اولیاء اللہ کا ثبوت (۱) مظہر العجائب ”عجائبات کے مظہر حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اسی سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے کرشمہ ہیں۔ (۲) تجدد عونا لک فی النوائب الخ اے سیفی پڑھنے والے ہر رنج و غم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تیری مدد فرمائیں گے اس سے واضح ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بحکم اللہ تعالیٰ ہم سب کے مشکل کشا ہیں وغیرہ وغیرہ۔

کیا فرماتے ہیں موحدین وغیر مقلدین بے قید و بند شاہ صاحب کے اس حوالہ پر۔
صلوۃ غوثیہ: اے صلوۃ الاسرار سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ بھی سلسلہ قادریہ کا معمول ہے اس میں غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

رضی اللہ عنہ کو وسیلہ کے طور پر غائبانہ پکارا جاتا ہے اور انہیں مدد کے لئے نہ صرف عرض کیا جاتا ہے بلکہ بغداد کی طرف گیارہ قدم چلنا پڑتا ہے یہ تمام معمولات وہابیوں دیوبندیوں کے لئے زبرد قاتل ہیں۔

گیارہویں شریف: سلسلہ قادریہ کا خصوصی عمل ہے لیکن وہابی دیوبندی مودودی اس کا نام سن کر بدکتے ہیں غرضیکہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ الانتباہ جیسی تصنیف کے مصنف کو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی صف میں کھڑا کرنا ناقابل معافی جرم ہے لیکن یار لوگوں نے عوام کیلئے ان کتابوں کو ایسے مخفی رکھا کہ گویا شاہ صاحب ان کتابوں کے مضامین سے واقف تک نہیں۔

اطیب النعم: تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ، ہمارے مسلک و مذہب کا علامتی نشان عشق مصطفیٰ (ﷺ) ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جان ایمان ہے حب مصطفیٰ (ﷺ) ہے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا

جس دل میں نہ ہو وہ جگہ خوک و خری ہے

یہی وجہ ہے کہ ہمارے حریف وہابی و لفظ عشق سے گھبراتے ہیں اور دیوبندی گفتار میں عشق و محبت نبوی کے متعلق زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں لیکن ان باتوں میں ہزاروں گستاخیاں اور بے ادبیاں کر جاتے ہیں اسی لئے مولوی محمد الیاس دیوبندی سربراہ تبلیغی جماعت کو اعتراف کرنا پڑا کہ عشق مصطفیٰ سیکھنا ہو تو بریلویوں سے سیکھو (فتاویٰ مظہری مطبوع کراچی)۔ اور یہ ہمیں صحابہ کرام و اولیاء عظام رضی اللہ عنہم سے وراثت کے طور پر نصیب ہوا اور اس سے شاہ ولی اللہ کیسے محروم ہو سکتے ہم انکے قصیدہ، الطیب النعم سے چند اشعار پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین اندازہ لگائیں کہ شاہ صاحب متاع عشق مصطفیٰ (ﷺ) سے کتنا مالا مال تھے اور ہم اہل سنت کی طرح اپنے نبی مصطفیٰ (ﷺ) سے کس طرح عقیدت و محبت رکھتے تھے اور ساتھ اختلافی مسائل بھی حل فرمادیئے چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

نبی نافع (ﷺ):

واحسن خلق الله خلقاً وخلقة

وانفعهم الناس عند الغائب

ترجمہ: حضور اپنی خلق اور صورت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی سب مخلوق سے زیادہ حسین اور مصائب و آلام کی گھڑیوں میں تمام لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رسا ہیں۔ وہابی، دیوبندی، مودودی: قل لا املك لكم نفعاً ولا ضراً۔ قسم کی آیات پڑھ کر ہمارے کان کھا گئے ہیں لیکن شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک مصرع میں وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں وغیرہم کی تمام تقریروں اور تحریروں پر پانی پھیر دیا اب ہمیں پڑھنے دیجئے۔

اعلیٰ حضرت کے مندرجہ ذیل اشعار۔

غم ہو گئے بے شمار آقا ☆ ☆ بندہ تیرے شمار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا ☆ ☆ آقا آقا سنو آقا
منجھدار پر آ کے ناؤ ٹوٹی ☆ ☆ دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی ☆ ☆ ڈوبا ڈوبا تار آقا
اتنی رحمت رضا پہ کر لو ☆ ☆ لا یقر بہ البوار آقا

امتناع النظر:

بدیع کمال فی المعانی فلا امرأۃ ۞ ۞ یكون له مثلاً ولا بمقارب

ترجمہ: تمام صفات میں حضور کا کمال ہے بے مثال ہے کوئی آدمی بھی حضور کی مثل تو کجا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔

لیکن وہابی، دیوبندی چھوٹے بڑے انما انما بشر ملکم پڑھتے نہیں سمجھتے۔ شاہ ولی اللہ نے اپنا عقیدہ واضح فرمادیا لیکن میں نہ مانوں کا مرض ایسا لا علاج ہے کہ مرنے کے بعد ہی ختم ہوگا اب ہم کہنے میں حق بجانب ہوں گے۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

روح آنحضرت (ﷺ) کی بڑی کرمناقب آنحضرت (ﷺ)

منفصل اول میں ان حوادث کا ذکر کیا ہے کہ جن سے نجات حاصل کرنے کیلئے حضور (ﷺ) کی روح مہارنگ سے مدد حاصل کرنے کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں اور جن سے رہائی حضور کے کمالات کے بیان سے ہو سکتی ہے۔

وصیت شاہ ولی اللہ: انسان کی وصیت کو آنے والوں کے لئے ایک قسم کی بہترین سند سمجھی جاتی پیشاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی وصیت میں لکھتے ہیں کہ، حرمین شریفین رویم وروئے خود را بر آں استانبائے مایم سعادت مائیت و شقاوت مادر اعراض کردن این۔ حرمین شریفین حاضری دیں اور ان آستانوں پر اپنے چہرے رگڑیں ہماری سعادت اسی میں ہے اور اس سے روگردانی میں بدبختی۔

فیصلہ: ہمارا فیصلہ تو ان شاء اللہ قیامت میں ہوگا لیکن اہل انصاف سے اتنی گزارش ہے کہ جو باتیں شاہ ولی اللہ بیان فرما رہے ہیں یہی ہم کہتے ہیں تو مخالفین شرک کا فتویٰ جڑ دیتے ہیں ان کو ہم بھی مجبور سمجھ کر اہل حق کو دعوت حق پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ،

شاہ احمد رضا بریلوی: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی باتیں سنیں تو اب بریلی کے ایک عاشق زار کی بھی نیچے۔

اسے شافع ام شہ ذی جاہ لے خبر ☆☆ اللہ لے خبر میری اللہ لے خبر منزل نبی عزیز جدا لوگ ناشناس ☆☆ ٹوٹا ہے کوہ غم میں پر کاہ لے خبر مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں ☆☆ تکتا ہے نیکی میں تیری راہ لے خبر مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا ☆☆ تیرا ہی تو ہے بندگاؤ درگاہ لے خبر تبصرہ: یہ ایک نظم کے چند اشعار ہیں حدائق بخشش آنحضرت قدس سرہ کا نعتیہ کلام پڑھیں اور اعلیٰ حضرت کے عشق مصطفیٰ (ﷺ) کی داد دیجئے۔

محمد (ﷺ) نور: ہم اہل سنت محمد نور (ﷺ) کہتے ہیں اور کہتے رہیں

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نشہ پیدا جانا

جگ رات کو تاج تو رے سر سے تجھ کو غم دوسرا جانا

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

منزہ عن شریک فی محاسبہ

مجوہر الحسن فیہ غیر منقسم

حضور علیہ السلام اپنے محاسن میں شریک سے منزہ ہیں اور آپ کے حسن کا جو ہر تقسیم ہونے والا نہیں۔

استغاثہ بارگاہ رسالت (ﷺ)۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

واذا ما اقلنتی از مہ مدھمتہ تحیط بنفسی من جمیع الجوانب
تطلبت هل من ناصر او مساعد الوذیہ من سوء العواقب
فلست اری الا الحبيب محمد رسول الہ الخلق جم مناقب
ومعتصم المکروب فی کل غمرۃ ونبتبع الغفران من کل تائب
ترجمہ: جب مصیبت کی گہری تاریکی مجھے ہر طرف سے اپنے زرخے میں لے لیتی ہے تو میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت میں مجھے میرے برے انجام سے پناہ مل سکے ایسا معین و مددگار میں کسی کو نہیں پاتا بجز اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے خالق کائنات کے رسول اور جسکے محامد بیشمار ہیں مجھے حضور نبی پاک (ﷺ) کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا کہ جس کے دامن رحمت میں کوئی غمزدہ مصیبت کے وقت پناہ لے سکے اور ہر تائب مغفرت کیلئے اسکی بارگاہ کا قصد کر سکے۔

بلکہ شاہ صاحب نے اس قصیدہ کے اول کا مستقل عنوان بھی استمداد استغاثہ کا

قائم فرمایا چنانچہ لکھا کہ

کم در تشیب بذکر بعض حوادث زمان دوران حوادث بد بد است از استمداد

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

گے ہمارے سے پہلے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہہ گئے ہیں:
وقد کان فینا نور اللہ لمہتد (صمصام تدمیر علی کل ناکب
آپ ہمارے درمیان اللہ کا نور تھے ہر طلبگار کے لئے اور ہر روگردانی کرنے
والے کے لئے شمشیر بران۔

اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ عشق کے جوش میں محمد نور (ﷺ) پر ایک قصیدہ
لکھ گئے۔ چند نورانی اشعار پڑھئے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹا ہے باڑا نور کا ☆☆ صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو کھڑا نور کا ☆☆ سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا ☆☆ تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کچھ نور کا
جو گداؤں کھولنے جاتا ہے توڑا نور کا ☆☆ نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
بھیک لے کر کارے لا جلد کا سر نور کا ☆☆ ماہ نو طیبہ میں بٹا ہے مہینہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ☆☆ تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نہ نور کا
انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا ☆☆ اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا
یہ جو ماہ و مہر پہ اطلاق آتا نور کا ☆☆ بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں ☆☆ کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
اے رضایہ احمد نوری کا فیض نور ہے ☆☆ ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا
شاہ ولی اللہ دہلوی: قصیدہ الطیب النعم میں ہے۔

ومنی علیک اللہ یا خیر خلقہ یا خیر مامول و یا خیر و اہب و یا من
یرحی الکشف رزقہ و من جودہ قرفاق جود السحاب
اللہ تعالیٰ آپ پر اے نبی اکرم (ﷺ) رحم کرے اے تمام خلقت سے اچھے اور اچھے
امید کئے گئے واسطے کشف، مصیبت کے اور بخشش آپ کی فائق ہے بارشوں والے ابر کی
بخشش۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(ف) اسی حوالہ میں ایک طرف خطاب غائبانہ دوسرے استمداد از نبی کریم (ﷺ)
یہ دونوں فعل و بابیہ، دیوبندیہ کے نزدیک شرک ہیں۔

شاہ احمد رضا خانی رحمۃ اللہ علیہ:

بگاز خویش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
ندارم جز تو مل جائے خدا نام جز تو ماورے
تو خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ
اگر میرا نام از در بمن بنما درسے دیگر
کجا نالم کر اخوانم اغثنی یا رسول اللہ
رضایت سائل برے پہ تو سائل لاتنہور
شہا بھر حزیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

اطیب النعم و حدائق بخشش: شاہ ولی اللہ دہلوی اطیب النعم کے
ساتھ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا نعتیہ کلام حدائق بخشش کا بھی مطالعہ کیجئے اس کے بعد
پتہ چلے گا کہ شاہ ولی اللہ کی وراثت ”بریلویت“ میں ہے یا نہ کہ دیوبندیہ، وہابیت
میں۔

(وحدة الوجود)

وہابی غیر مقلد اور غلام خانی مودودی اس کا نام سکر نام لینے والے کو اس طرح
دیکھتے ہیں جیسے عوام باپ کے قاتل کو دیکھتے ہیں۔ ”وَاللّٰہُ یَقِیۡہُ بِازِ بَرِیلَوِیۡ یعنی عام
دیوبندی جنہیں ہم گلابی وہابی کہتے ہیں وہ قدرے حیلہ و بہانہ تراش کر دوسرے معانی
کی طرف لیجاتے ہیں اگرچہ دل سے وہ بھی“ شیخ اکبر سیدنا ابن العربی رضی اللہ عنہ کی
تعبیر کے دشمن ہیں۔ لیکن شاہ ولی اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) اس مسئلہ میں اتنا متصلب ثابت
ہوئے کہ انکی موت قرآن و حدیث کے جملہ نصوص سے اثبات کے مدعی تھے چنانچہ

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

ابوالکلام آزاد جیسے لکھا کہ

شاہ ولی اللہ نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ اگر مسئلہ وحدۃ الوجود کو ثابت کرنا چاہوں تو قرآن وحدیث کے تمام نصوص و ظہور سے اسکا اثبات کر سکتا ہوں۔

(ترجمان القرآن جلد ۱ صفحہ ۳۵)

یہی وجہ ہے کہ آپ کا خاندان ”وحدۃ الوجود“ کا قائل رہا چنانچہ عید اللہ سندھی نے لکھا کہ: آپ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز (متوفی ۱۲۳۹ھ) بھی وحدۃ الوجود کے قائل رہے سرسہ کے مولوی نور محمد نے وحدۃ الوجود کے قائلین پر کفر کا فتویٰ لگایا اس نزاع نے طول پکڑا تو اس میں شاہ عبدالعزیز کو حکم بنایا گیا اس فیصلے میں شاہ عبدالعزیز کا مسلک کھل کر سامنے آ گیا (شاہ ولی اللہ اور ان کے خلفاء صفحہ ۴۱)

انہی وجہ ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ کی ظاہری تعلیم و تربیت اور روحانی تکمیل اپنے والد گرامی شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی ہے، وہی پہلے مدعی ہیں جنہوں نے واشکاف الفاظ سے کہہ دیا تھا کہ اگر میں چاہوں تو منبر پر بیٹھ کر فصوص (الحکم) کے ایک ایک مسئلے کو قرآن مجید اور احادیث نبوی سے دلائل کے ساتھ بیان کر سکتا ہوں۔

(انفاس العارفین صفحہ ۸۲)

اور شاہ عبدالرحیم نہ صرف اس مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائل بلکہ اس مسئلہ کے بڑے امام حضرت الشیخ الاکبر ابن العربی قدس سرہ کے بید معتقد تھے اور شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کو تمام سلاسل سے اجازت حاصل تھی لیکن آپ کو زیادہ شغف اور تعلق خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھا چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ مخفی نماز کہ حضرت ایشان از شعبات طریقہ نقشبندیہ آن قدر شعبہ حضرت خواجہ محمد باقی را پسند میکردند میل فی عودند این سہل بدگیر شعبہ نبود۔ ہمہ ارشاد و تربیت ایشان باین شعبہ بودہ است۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح پڑھنے والے جانتے ہیں کہ خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نظریہ وحدۃ الوجود کے بہت بڑے امام تھے۔

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(ازالہ توہم) کوئی اعتراض کرے کہ حضرت سیدنا محمد و آلیہ و آلہ سلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو کر اپنے مرشد کے وحدۃ الوجود کے مخالف کیوں تھے۔

(جواب) مخالف نہیں تھے بلکہ موافق اور ”وحدۃ الوجود“ کے قائل تھے۔ صرف لفظی نزاع تھا جسے انہوں نے جدید اصطلاح پر ”وحدۃ الشہود“ سے تعبیر فرمایا چنانچہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب مدنی میں ان دونوں کے مابین تطبیق دینے کی کوشش فرمائی ہے اور ثابت فرمایا ہے کہ وحدۃ الشہود کوئی نیا تصور نہیں بلکہ وہ بھی ”ابن العربی“ قدس سرہ کے آفاقی تصور میں موجود ہے۔

چنانچہ قہیمات الہیہ میں لکھا ہے کہ

وقد وقع عندنا ان المكشوفين صحيحان جميعا لكن القول بان وحدة الشهود على هذا المعنى لم يقل به الشيخ العربي بل الشيخ واتباعه بل الحكماء. ايض يقولون بها

ہمارے نزدیک دونوں کشف صحیح ہیں جو لوگ سمجھتے ہیں کہ وحدۃ الشہود کے حضرت ابن العربی قائل نہیں وہ غلط کہتے ہیں۔ صرف ابن العربی بلکہ تمام حکماء اور آپ کے اتباع اسکے قائل ہیں۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم پر غور و خوض رکھنے والے اس تہہ تک پہنچے ہیں کہ شاہ صاحب کے نزدیک وجود و شہود کا جھگڑا لفظی نزاع ہے اصل وحدت الوجود ہے جسکے تمام اکابر صوفیاء قائل ہیں۔

اور یہی مسلم ہے ورنہ امام ربانی جیسے محقق اکابر صوفیہ کرام اور بالخصوص اپنے شیخ کامل کے مخالف کیوں؟

(سوال) اگر امام ربانی وحدۃ الوجود کے قائل تھے تو پھر انہیں وحدۃ الشہود سے تعبیر کرنے کی ضرورت کیوں درپیش آئی خواہ اپنے پیرومرشد و دیگر مشائخ کے خلاف کیسے اگرچہ لفظاً سہی؟

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

(جواب) چونکہ اکبر بادشاہ اور اسکے خوشامدی مولویوں، بیروں وغیرہم کو ”وحدۃ الوجود“ میں خلوتی اور اسی مسئلہ کو دین جہید یعنی دین الہی کو فروغ دینا چاہتا تھا جس سے قوم کو سخت نقصان پہنچ رہا تھا۔ اسی لئے آپ نے قوم کو بچانے کے لئے اصطلاحات کے اسماء بدلے اور یہ دینی جرم نہیں اور پہلے عرض کیا گیا کہ ایک دور میں اگر وقت کا مجدد سابق طور طریق کو بدلے تو اسے حق پہنچتا ہے کہ بیشک بدل دے اس نکتہ کو سامنے رکھ کر غور کریں کہ اگر اپنے دور کی نزاکت کے مطابق شاہ فخر الدین رضی اللہ عنہ اگر شیعوں کو گود میں بیٹھائیں اور شاہ ولی اللہ رضی اللہ عنہ نجدیت سے نرمی کریں تو وہ انکا دور تھا اگر اپنے دور میں شاہ احمد رضا رضی اللہ عنہ بد مذہب سے ہاتھ نہ ملائیں تو حق بجانب ہیں۔ دوسری جانب شاہ ولی اللہ جب حریم شریفین میں استغاثہ کے لئے حاضری دیتے ہیں تو حسن اتفاق سے جن مشائخ سے وابستگی رہی۔ اگرچہ شافعی المذہب تھے اور انکا مذہب انکی حقیقت پر غالب نہ ہو سکا لیکن وہ حضرات وحدۃ الوجود کے قائل تھے اور شاہ صاحب کے استاذ مکرم شیخ ابوطاہر اپنے والد گرامی شیخ ابراہیم کے مسلک وجودی پر تھے اور شاہ ولی اللہ کے والد گرامی کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں کہ انکو اس مسئلہ میں کتنا شغف تھا۔ اب سمجھئے وہ شاہ ولی اللہ جو مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما کی تعبیر شیعہ کو بھی گوارہ نہیں کرتے وہ ابن العربی کے مخالف ابن تیمیہ کے افکار کو کس طرح پسند کر سکتے ہیں یہ یار لوگوں کا منگھڑت افسانہ ہے کہ شاہ صاحب ابن تیمیہ کے مقلد نجدی کیو جو سے وہابی بن گئے تھے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

(جعلی عبارات کا تجزیہ) فقیر نے ”فیوض الحرمین۔ القول الجمیل۔ الدر الثمین۔ انفاس العارفین اور اطیب النعم وغیرہ سے شاہ ولی اللہ کے اپنے تحریر کردہ متعدد حوالہ جات بیان کئے ہیں۔ جب دوستوں کو مزید وقت ہو وہ اصلی کتابوں کا مطالعہ کریں کہ جن میں شاہ صاحب نے بزرگان دین کے واقعات۔ کرامات۔ اشغال و احوال۔ تصرفات۔ چلوں۔ روحانی امداد اور اسی قبیل سینکڑوں حکایات

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

اور اپنے معمولات و معتقدات ذکر فرمائے ہیں پھر مزید برآں یہ کہ شاہ صاحب نے جگہ جگہ ”کاتب الحروف بی گوید“ کے الفاظ کے ساتھ انہیں اپنی طرف سے سند تحسین بھی دی ہے اس سے اگر پھر بھی کسی شک کی وہی کو سمجھ نہیں آتی تو اس سے خدا سمجھے۔ (فیصلہ کیجئے) آج شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہم سے اوجھل ہیں لیکن ان کی قلمی تحریریں ہمارے ہاں موجود ہیں مندرجہ ذیل کتب ”انفاس العارفین۔ فیوض الحرمین۔ الدر الثمین۔ القول الجمیل۔ الانتباہ فی سلاسل الاولیاء۔ اطیب النعم فی مدح سید العرب والعجم۔ الطاف القدس اور دیگر ان جیسی تصنیفات کو اپنے لئے ہم سب حکم مان لیں۔ ورنہ یقین سمجھئے کہ جو لوگ شاہ صاحب کی محدث تصانیف یا جعلی کتب کی باتیں کرتے ہیں انکے لئے بھی فیصلہ آسان ہے وہ اس طرح کہ ایک طرف جعلی کتب یا الحاقی عبارت دوسری طرف مذکورہ بالا تصنیفات کے مضامین سامنے رکھیں پھر فیصلہ کا کرشمہ دیکھیں مثلاً یار لوگوں نے ”تہیہات البیہ“ کی یہ عبارت گھڑی اور شاہ ولی اللہ کو ”بدنام“ کرنے کی کوشش کی،

الحاقی عبارت:

کل من ذهب الی بلدة اجمیر او الی قبر سالار مسعود او ماضا ہاھا لاجل حاجة یطلبہا فانہ اثم اثما اکبر من القتل والزناء الیس مثله الامثل من کان بعید المصنوعات او مثل ید عو اللات والعزی

(تہیہات جلد ۲ تفہیم نمبر ۳۴)

ترجمہ: جو شخص اجمیر شریف یا سالار مسعود یا ان جیسے اور بزرگوں کے مزارات کسی ضرورت پوری کرنے کے لئے جاتا ہے تو قتل و زنا سے بھی بڑا گناہ کرتا ہے اسے یوں سمجھئے کہ وہ بت کا بچاری ہے یا لات و عزی کا عبادت گزار۔

(ناظرین)

غور فرمائیں کہ وہ شاہ ولی اللہ جس نے انفاس العارفین اور دوسری کتابیں لکھیں

کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے؟

اور اولیاء کے جو درجہ میں آئے تھے ان کی خصوصیات عبارت کو بھی جائز رکھا وہ اس قسم کی عبارت کس قدر درست ہو سکتا ہے۔ علامہ انریں اسی تفسیر کو بالا سنیعاب سے پڑھا جائے تو اتنی عبارت کا راجحہ اسی کتاب سے بھی مل جاتا ہے۔ فقیر نے بوجہ اختصار چند ضروری باتیں عرض کر دی ہیں۔

۵ الہادی و بیدہ التوفیق۔

آخر میں گزارش: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد و تصانیف میں جو دور حاضرہ میں اہلسنت بریلوی حضرات کے ہیں اسی رسالہ میں تفصیل گزری ہے لیکن وہابی غیر مقلدین نے تو حد سے بڑھ کر ان کے نام کتابیں لکھیں اور ثابت کیا کہ وہ غیر مقلد وہابی تھے۔ انکی اس ناشائستہ حرکت کا رد دیوبندیوں نے بھی کیا اور اہلسنت بریلوی حضرات نے بھی۔ اور دیوبندیوں نے انکی تصانیف میں عبارات گھسیڑ دیں تاکہ ثابت ہو کہ وہ مسلک دیوبند پر تھے جن اہلسنت بریلوی علماء نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو وہابی قرار دیا وہ بلا تحقیق مذکورہ بالا کاروائیوں کے بے خبری میں ایسا کر بیٹھے فقیر نے ان تمام امور کے پیش نظر ایک ضخیم کتاب ”التحقیق الجلی فی مسلک شاہ ولی“ لکھی جو بیس (۲۰) سال پہلے شائع ہوئی اب فقیر نے اسے کئی اضافات کے ساتھ جمع کر رکھا ہے اب کوئی بندہ خدا ہمت کر کے شائع کرے اسی خصوصیت یہ ہے کہ علمائے اہلسنت اعلیٰ حسرت امام احمد رضا سے لیکر غزالی زمان محدث ملتان رحمۃ اللہ علیہ نے فقیر کی تائید کی ہے۔

اس رسالہ میں ایک باب ”عقائد شاہ ولی اللہ“ اختصار کر کے شائع کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ فقیر کی ساری قبول فرمائے اور ناشر کو اجر عظیم بخشے اور عوام کو اس سے فائدہ پہونچائے (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ،

۲۱ رجب ۱۴۲۱ھ